

# صحیح اسلامی عقیدہ

یعنی عقیدہ اہل سنت والجماعت  
اور اس کے منافی امور

خطبات

سماعۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن بازؒ

جمع و ترتیب

اسرار احمد شیخ بن عبدالرحیم شیخ

تقریظ

مولانا مفتی عبدالمجید دین پوری مدظلہ

نائب رئیس والافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن

تقریظ

ڈاکٹر مفتی نظام الدین شامزی مدظلہ

شیخ الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

---

# صحیح اسلامی عقیدہ

یعنی

عقیدہ اہل سنت والجماعت

اور

اس کے منافی امور

-: خطاب :-

فضیلة الشيخ عبدالعزيز بن عبد الله بن باز رحمۃ اللہ علیہ

جمع وترتیب

اسرار احمد شیخ بن عبدالرحیم شیخ

تقریظ: ڈاکٹر مفتی نظام الدین شامزئی مدظلہ

استاذ الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ، عوری ٹاؤن کراچی

تقریظ: مولانا مفتی عبدالمجید دین پوری صاحب (مدظلہ)

نائب رئیس دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ، عوری ٹاؤن کراچی

---

## جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ ہیں۔

کتاب کا نام ..... صحیح اسلامی عقیدہ یعنی عقیدہ  
الہست والجماعت اور اس کے منافی امور

قیمت .....  
مرتب ..... اسرار احمد شیخ بن عبدالرحیم شیخ

سن طباعت ..... 1999ء مطلق ۱۴۲۰ھ  
کمپوزنگ ..... نقاش گرافکس 2635870  
پبلائیڈیشن تعداد ..... = ۲۰۰۰

جن حضرات نے ہمارے ساتھ اس کتاب کے چھپوانے میں تعاون کیا ہے اللہ  
تعالیٰ ان کے اس عمل کو - قبامت صدقہ جاریہ بنائے (آمین)

-: ملنے کا پتہ :-

مدرسہ رشیدیہ لال مسجد فردوس کالونی گلہار کراچی  
فون نمبر:

## انتساب

پوری اُمت مسلمہ کے اُن تمام اکابر کے نام جنہوں نے ہر دور اور زمانے میں نامساعد حالات کے باوجود دین کو تمام خرافات سے پاک و محفوظ ہم تک پہنچایا۔ جس کی تائید رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد سے ہوتی ہے کہ :

”ہر جماعت کے ثقہ لوگ اس علم کے وارث ہوتے رہیں گے جو نعلو کرنے والوں کی تحریف اہل باطل کے انتساب اور جاہلوں کی تاویل سے اس علم کو پاک رکھیں گے۔“

بالخصوص علماء دیوبند جنہوں نے کفر و شرک اور بدعات کی ظلمت و اندھیری یلغاروں سے لوگوں کو اپنے علم ، عمل اور روحانیت سے بچایا اور اپنا مقدس خون دے کر لوگوں تک صحیح عقائد اہل سنت و الجماعت پہنچائے۔

(اسرار احمد شیخ)

## دس باتیں

- ۱: توحید مسلمانوں کے لیے ایمان کی جڑ ہے
- ۲: اتباع رسول ﷺ میں مسلمانوں کی کامیابی ہے
- ۳: شریعت پر عمل کرنا مسلمانوں کے لیے امن ہے
- ۴: جہالت پر چلنا انسان کے لیے بربادی ہے
- ۵: اتفاق سے رہنا مسلمانوں کی خاص شان ہے
- ۶: تقویٰ سے انسان معرفت تک پہنچ سکتا ہے
- ۷: نفسانی خواہش آدمی کو تباہ کر دیتی ہے
- ۸: توبہ کر لینا آدم علیہ السلام کی سنت ہے
- ۹: ضد پر اڑے رہنا ابلیس کا عمل ہے
- ۱۰: منزل تک وہی پہنچتا ہے جسکو حق کی تلاش ہے

(حقانی)

- ۷..... تقریظ حضرت مولانا مفتی عبدالحمید دین پوری صاحب مدظلہ
- ۸..... تقریظ ڈاکٹر مفتی نظام الدین شامزی مدظلہ
- ۹..... پیش لفظ حضرت مولانا محبت اللہ صاحب دامت برکاتہم
- ۱۱..... تقریظ حضرت مولانا عبدالصمد صاحب مدظلہ
- ۱۲..... مقدمہ از سر اراحمہ شیخ
- ۱۳..... ہمارا عقیدہ اللہ اس کے فرشتوں، اس کے رسولوں، اس کی کتابوں روز قیامت اور
- ۱۵..... اچھی بری تقدیر پر ایمان لانا۔
- ۱۶..... اس کی روایت، الوہیت، اس کے اسماء و صفات اور اس کی وحدانیت پر ایمان رکھنا
- ۱۷..... آیہ الکرسی :
- ۱۹..... اللہ کے کلام فرمانے اور اسکے علم پر ایمان لانا
- ۲۶..... اللہ کے علو، استواء اور معیت ہونے پر ایمان لانا
- ۲۸..... اگر کسی کا عقیدہ یہ ہو کہ اللہ دنیا میں مخلوق کے
- ایضاً ساتھ موجود ہے تو یہ کفر و ضلالت ہے۔
- ۲۹..... اللہ کا ما، دنیا پر نزول فرمانا اور قیامت کے
- ایضاً دن، بندوں کے درمیان فیصلہ کیلئے آنے پر ایمان لانا
- ایضاً اللہ کے مراد خواہ تکوینی ہو یا تشریحی، حکمت پر مبنی ہے۔
- ۳۰..... اللہ کی محبت، خوشنودی، ناگواری اور غضب کا بیان
- ۳۲..... اللہ کے وجہ، ہاتھ اور آنکھوں کا بیان
- ۳۳..... مومنین کے لئے اپنے رب کا دیدار
- ۳۵..... اللہ کے کمال صفات کی، ناع پر اس کے مثل کا ممتنع ہونا
- ایضاً اللہ کا اولگھ، نیند، ظلم، غفلت، عجز، مکان اور تعب سے پاک ہونا
- ۳۶..... اللہ کا اثبات بغیر بحیثیت (کیفیت، بیان کرنے کے) و تمثیل کے ہونا چاہئے
- ایضاً اللہ اور اس کے رسولوں نے جن امور پر سکوت فرمایا ہے
- ایضاً ہمیں بھی اس پر سکوت کرنا چاہئے۔

- ہیں اللہ اور رسول کی بتائی ہوئی باتوں پر چلنا ضروری ہے۔..... ایضاً
- اللہ اور رسول کے کلام میں کمال علم و صدق موجود ہے۔..... ایضاً
- خلاصہ :..... ۳۷
- کتاب و سنت کے نصوص کو اس کے ظاہری معنی پر محمول کرنا واجب ہے۔..... ایضاً
- محررین (تحریف کرنے والوں) معطلین اور نصوص میں غلو..... ایضاً
- کرنے والوں کے طریقہ سے رات کا اظہار :..... ایضاً
- کتاب و سنت کے اندر مذکورہ احکام حق ہیں۔..... ایضاً
- کتاب و سنت میں کوئی تناقض نہیں ہے۔..... ایضاً
- ان میں تناقض کا مدعی خود گمراہی کا شکار ہے۔..... ایضاً
- کتاب و سنت میں تناقض کا قائل خود کم علم اور ناقص الفہم ہے۔..... ایضاً
- اہل سنت والجماعت کا فرشتوں کے بارے میں عقیدہ..... ایضاً
- فرشتے اللہ کی جانب سے کچھ اعمال کے مکلف ہیں۔..... ۳۸
- چار بڑے فرشتوں کا ذکر..... ایضاً
- البيت المعمور کا ذکر..... ۴۰
- اہل سنت والجماعت کا آسمانی کتابوں کے بارے میں عقیدہ..... ایضاً
- اللہ نے ہر رسول کے ساتھ ایک کتاب نازل فرمائی ہے۔..... ۴۱
- وہ کتابیں جو ہم کو معلوم ہیں۔..... ۴۲
- قرآن مجید سابقہ کتابوں کو منسوخ کرنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ..... ۴۳
- نے قرآن کی حفاظت کا ذمہ خود لیا ہے۔..... ایضاً
- پہلی کتابوں میں تحریف و کمی زیادتی کر دی گئی ہے۔..... ۴۴
- اہل سنت والجماعت کا انبیاء علیہم السلام کے بارے میں عقیدہ..... ۴۶
- رسولوں کے ارسال کی حکمتوں پر ایمان لانا۔..... ایضاً
- سب سے پہلے رسول حضرت نوح علیہ السلام ہیں اور سب..... ۴۷
- سے آخری رسول حضرت محمد ﷺ ہیں۔..... ایضاً

- ۴۸..... نبی کریم ﷺ کی شریعت تمام شریعتوں کی خوبیوں کی جامع ہیں
- ۴۹..... تمام رسول بھر اور مخلوق ہیں اللہ کے بندے ہیں شرف رسالت
- ایضاً..... سے نوازے گئے ہیں، ان میں روایت کی کوئی خصوصیت نہیں ہے۔
- ۵۱..... نبی کریم ﷺ کی شریعت دین اسلام ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے
- ایضاً..... بندوں کے واسطے پسند فرمایا ہے۔
- ۵۲..... جو یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ اسلام کے علاوہ کسی اور دین کو بھی قبول کرے گا وہ کافر ہے۔
- ایضاً..... جس نے نبی کریم ﷺ کی عمومی رسالت کا انکار کیا وہ تمام رسولوں کا منکر ہے۔
- ۵۳..... نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت نہیں ہے۔ جو اس کا دعویٰ کرے۔
- ایضاً..... یا کسی مدعی نبوت کی تصدیق کرے وہ کافر ہے۔
- ایضاً..... نبی کریم ﷺ کے کچھ صحابہ خلفائے راشدین ہیں جو خلافت
- ایضاً..... کے سب سے زیادہ مستحق تھے اور صحابہ میں سب سے افضل تھے۔
- ۵۴..... امت محمدی ﷺ ساری امتوں سے بہتر ہے۔ اور ان میں سب
- ایضاً..... سے بہتر صحابہ پھر تابعین پھر تابعین ہیں۔
- ۵۵..... ہمیشہ اس امت کا ایک طبقہ حق پر قائم اور غالب رہے گا۔
- ایضاً..... صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان اختلافات اجتہادی تھے۔
- ۵۶..... ان کو برائی سے نہیں یاد کرنا چاہئے بلکہ ان کے ممان بیان کرنا چاہیے۔
- ایضاً..... اہل سنت و الجماعت کا موت اور اس کے بعد کے امور کے بارے میں عقیدہ.....
- ۵۷..... دوبارہ اٹھائے جانے اور نامہ اعمال اور اعمال کے تونے جانے پر ایمان خصوصی و عمومی.....
- ۵۸..... شفاعت پر ایمان حوض کوثر اور پل صراط پر ایمان.....
- ایضاً..... جنت اور دوزخ پر ایمان اور ان دونوں کے موجود ہونے اور کبھی فنا نہ ہونے پر ایمان.....
- ایضاً..... ان لوگوں کے متعلق جنت و جہنم کا ایمان جن کے متعلق قرآن مجید میں صراحت ہے.....
- ایضاً..... یا ان کا وصف بیان کیا گیا ہے۔
- ۶۱..... اطلاعات قیامت سے متعلق احادیث پر ایمان.....
- ۶۲..... ہر امام کیساتھ جہاد باقی رہنے پر ایمان.....



- ۱۱۵..... قبر میں امتحان، عذاب قبر اور اس کی نعمتوں کا بیان ایضاً
- ۶۵..... غیبی معاملات دیناوی امور کے مانند نہیں ہیں۔ ایضاً
- ۱۱۷..... اہل سنت والجماعت کا اچھی بری تقدیر کے بارے میں عقیدہ ایضاً
- ۶۶..... تقدیر پر ایمان لانے کے چار مراتب ہیں۔ علم، کتابت، مہمیت اور تخلیق
- ۶۹..... مددے کو اپنے عمل پر اختیار اور قدرت ہے وہ پانچ چیزیں ہیں۔ ایضاً
- ۷۱..... گنہگار کے لئے اپنے گناہ کرنے پر کوئی دلیل نہیں ہے۔ ایضاً
- ۷۳..... شرکی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں کی جاسکتی ہے کیونکہ اللہ کا فیصلہ خیر محض ہے
- ۷۴..... اس کے فیصلہ میں شرکی ایک پہلو سے ہو سکتا ہے ہر پہلو سے نہیں۔ ایضاً
- ۷۵..... خلاصہ ایضاً
- ۷۶..... صحیح اسلامی عقیدہ کا منافی امور ایضاً
- ۷۷..... بتوں، مورتیوں، فرشتوں، اولیاء اللہ جنوں درختوں اور پتھروں وغیرہ کی پرستش کرنا۔ ایضاً
- ۷۸..... غیر اللہ سے اپنی حاجت روانی کی دعا کرنا ان کے نام کی قربانیاں اور نذرانے پیش کرنا۔ ایضاً
- ۷۹..... اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو پکارنا وغیرہ ایضاً
- ۸۰..... بزرگان دین کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ تدبیر کائنات میں اور دنیا کے ایضاً
- ۸۱..... انتظامات میں اللہ تعالیٰ کا ہاتھ مٹاتے ہیں یا اللہ نے ان کو اختیار دے رکھا ہے کا بیان ایضاً
- ۸۲..... مشرکین عرب صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت میں شرک کرتے تھے، ایضاً
- ۸۳..... اس کی روایت میں شرک نہیں کرتے تھے کا بیان۔ ایضاً
- ۸۴..... شرک فی العباد الصالحین کا بیان ایضاً
- ۸۵..... اسلام کی ضد اور منافی امور بہتے ہیں جن میں سے ایضاً
- ۸۶..... دس امور بہت خطرناک ہیں، نمبر وار دس خطرناک امور کا بیان۔ ایضاً
- ۸۷..... رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے منکر پر شیخ ولی الدین عراقی کے فتوے کا بیان۔ ایضاً
- ۸۸..... شیخ عبدالعزیز بن باز کی رحلت کا بیان ایضاً
- ۹۵..... پیغام ہمام گمراہان اسلام ایضاً

# ڈاکٹر مفتی نظام الدین شامزی مدظلہ

أستاذ الحديث جامعة العلوم الإسلامية

علامہ مہوری ٹاؤن۔ کراچی نمبر ۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## تقریظ

مصاححہ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمۃ اللہ علیہ مملکت سعودی عرب کے بہت بڑے عالم تھے۔ وہاں کے سرکاری دارالافتاء کے اور ہیئت کبار علماء کے رئیس تھے۔ شیخ مرحوم شرک و بدعات کے سخت مخالف تھے۔

چنانچہ شرک و بدعات کے مختلف پہلو کی تردید پر ان کے کافی رسالے طبع ہو چکے ہیں۔ اور کئی اصلاحی کیسٹوں کے ذریعے مرحوم نے خطاب بھی فرمایا: زیر نظر رسالہ بھی حضرت شیخ کی کیسٹ صحیح اسلامی عقیدہ اور اس کے منافی امور اور دیگر رسالوں سے محترم جناب اسرار احمد شیخ صاحب نے مرتب فرمایا ہے۔

بندہ نے اگرچہ مرتب شدہ کتابچہ کو پورا نہیں پڑھا ہے لیکن جامعۃ العلوم الاسلامیہ مہوری ٹاؤن کے اُستاد اور نائب رئیس دارالافتاء مولانا مفتی عبدالجید دین پوری صاحب دامت برکاتہم نے پورا پڑھا ہے۔ اور اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ اور اپنی تفصیلی تقریظ بھی لکھی ہے۔ لہذا بندہ بھی اس کو صحیح سمجھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ موصوف کی اس کوشش کو امت مسلمہ کیلئے مفید اور نافع بنادے اور موافق کو دنیا و آخرت میں اس کا بہترین بدلہ عنایت فرمائے۔

آمین

ذی القعدہ  
۱۴۲۰/۶/۴

ڈاکٹر مفتی نظام الدین شامزی  
أستاذ حدیث جامعۃ العلوم اسلامیہ  
علامہ مہوری ٹاؤن۔ کراچی

حضرت مولانا مفتی عبدالمجید دین پوری صاحب (مدظلہ)

نائب رئیس دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ پوری ٹاؤن۔ کراچی نمبر ۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تقریظ

حامد اور مصلیباً ومصلحاً:

دین اسلام بلکہ انسانی زندگی میں عقیدہ کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ عقیدہ اعمال کیلئے روح کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لئے اگر عقیدہ درست ہو تو عمل بھی جاندار اور باعث اجر و ثواب ہوگا۔ وگرنہ اعمال کی حقیقت کچھ نہیں، اسی لئے اہل سنت والجماعت نے ہمیشہ عقائد کی درستگی اور تبلیغ کو بنیادی اہمیت دی ہے۔

عقیدہ کی اسی تبلیغی اہمیت کے پیش نظر مؤلف محترم اسرار احمد شیخ صاحب نے سعودی عرب کے مفتی اعظم شیخ عبداللہ بن باز رحمہ اللہ کی عقیدہ اہل سنت والجماعت کے موضوع پر ایک خطاب کے اردو ترجمہ اور دیگر اکابر امت کی کتب سے کتابی صورت مرتب کرنے کی سعادت حاصل کر کے بہترین دینی خدمت انجام دی ہے۔

یہ نے از لول تا آخر کتاب کو پڑھا ہے۔ اور اس کو توحید باری، اسماء و صفات ذات اقدس، فرشتوں، کتابوں، رسولوں، روز جزا اور اچھی اور بری تقدیر من جانب اللہ کے متعلق ایمان لانے کے لازم ہونے کو اہل سنت والجماعت (کثر اللہ سواہم) کے عقائد کے مطابق اور اسی پر مشتمل پایا:

مؤلف نے مضامین کو بہت خوش اسلوبی سے مرتب اور اس پر عنوان قائم کر کے کتاب کو مفید اور نفع بخش بنا دیا ہے۔ عقائد کی درستگی کیلئے انشاء اللہ کتاب کا مطالعہ مفید ثابت ہوگا اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہوں کہ حق تعالیٰ شانہ موصوف کی سعی جمیل کو قبولیت سے نوازے اور اس محنت کو امت مسلمہ کیلئے مفید اور موصوف کیلئے توشیحہ آخرۃ مانے۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذھدیننا وھب لنا من لدنک رحمة انک انت الوھاب:



محمد رفیع الرحمن پوری  
۲۰/۵/۲۰۲۰ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رِیْسُ لَفْظِ

الحمد لله رب العلمین، والصلاة والسلام علی اشرف الانبیاء

والمرسَلین، وعلی الہ واصحابہ الاتقیاء اجمعین، اما بعد!

علوم اسلامیہ، شرعیہ میں جو مرتبہ و مقام علم العقائد کو حاصل ہے۔ اس کی اہمیت سے کوئی باشعور انسان انکار نہیں کر سکتا، عقیدہ ہی اسلام کا وہ بنیادی و اساسی رکن ہے جس کے بغیر دین اسلام کی خوبصورت اور مستحکم عمارت کا تصور ہی نہیں کیا جاسکتا، یہی وہ اساس ہے، جس پر انسانی نجات کا دار و مدار ہے، عقائد کی صحت اور درستگی کے بغیر اعمال کی کوئی حیثیت نہیں، چاہے وہ عمل کتنا ہی عظیم کیوں نہ ہو اور اسے کتنے ہی خشوع اور خضوع سے کیوں نہ اداء کیا گیا ہو، عقائد کا مقام اور عظیم الشان مرتبہ جاننے کیلئے اتنی بات کافی ہے، کہ کسی بھی مذہب کے ماننے والے سب سے پہلے عقائد ہی کی تعلیم حاصل کرتے ہیں، عقائد کے موضوع پر اس سے قبل بھی ان گنت کتابیں اور رسائل لکھے گئے ہیں، جن سے مسلمانان عالم استفادہ کرتے رہتے ہیں، پیش نظر ایک مختصر اور جامع رسالہ صحیح اسلامی عقیدہ یعنی عقیدہ اہل سنت والجماعت اور اسکے منافی امور کے نام سے ہمارے محترم رفیق جناب اسرار احمد شیخ صاحب نے کافی محنت و کاوش کر کے مرتب فرمایا ہے، جس کے مطالعہ کی سعادت احقر کو از اول تا آخر حاصل ہوئی ہے، رسالہ عام فہم ہے، اور قرآن و حدیث کی روشنی میں تالیف کیا گیا ہے۔

تمام مسلمانوں سے گزارش ہے، کہ اس رسالہ کا مطالعہ ضرور فرمائیں، اور اپنے عقائد کی اصلاح فرما کر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محمد عربی سید الاولین و الاخرین ﷺ کی

خوشنودی حاصل کریں، میری دعا ہے کہ اللہ پاک تمام مسلمانوں کو اس قیمتی سرمایہ سے استفادہ کی توفیق عطاء فرمائے،

اور مؤلف کی اس سعی و خدمت کو قبول فرمائیے :

اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ ان کو اور ہم کو اور سارے مسلمان بھائیوں

کو ہدایت یافتہ لوگوں میں اور آگہی و بصیرت کے ساتھ دینی دعوت دینے والوں میں شامل فرمائے، اور دنیا و آخرت میں اس کا بہترین بدلہ عطا فرمائیے، بیشک وہ بہت زیادہ عطا کرنے والا اور بہت زیادہ قریب ہے۔ اِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ (آمین)

محمد رفیع خٹک

۱۱ رجب ۱۴۲۰ھ

مدیر و خطیب: جامع مسجد مدرسہ بطحاء ٹرسٹ

بلاک جے شمالی ناظم آباد مدرسہ تعلیم الاسلام شاخ

جامعہ العلوم اسلامیہ، بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان

فون: ۶۶۷۱۷۳۲

## مولانا عبدالصمد صاحب مدظلہ

مہتمم مدرسہ رشیدیہ و جامع مسجد لال فردوس کالونی کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لأهله والصلاة لأهلها ما بعد!

اللہ پاک نے تمام اعمال صالحہ کے قبولیت کیلئے ایمان یعنی عقیدہ صحیحہ کو جو قرآن و حدیث کے موافق ہو شرط قرار دیا ہے جس طرح شرط کے بغیر مشروط نہیں پایا جاتا اس طرح ایمان کے بغیر انسان کے سب اعمال صالحہ اِکارت و بیکار ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

مَنْ عَمِلْ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أَنْتَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً

وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

” نیک عمل جو کوئی بھی کرے گا مرد ہو یا عورت بخر طیکہ صاحب ایمان ہو تو ہم اُسے ضرور ایک پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور ہم انہیں ان کے اچھے کاموں کے عوض میں ضرور اجر دیں گے“

گویا ایمان کے بغیر اعمال صالحہ پر عند اللہ کوئی اجر نہیں ایمان ہی تمام اطاعات کی اصل اور بنیاد ہے الحمد للہ مؤلف محترم اسرار احمد شیخ صاحب نے عقائد صحیحہ کو جو کہ شرط اور بنیاد ہے، بڑی محنت و شوق سے اکابر امت کی کتب سے یکجا کیا ہے تاکہ مسلمانوں کو صحیح عقائد اہل سنت معلوم ہوں اور اپنے عقائد کی درستگی کر سکیں۔

موصوف نے تمام عقائد صحیحہ معہ اس کے امور منافیہ کو نہایت ہی خوش اسلوبی کے ساتھ تحریر کیا ہے، جس سے عوام و خواص باآسانی مستفید ہو سکتے ہیں اللہ تعالیٰ موصوف کی اس کاوش کو ذریعہ نجات آخرت بنائے اور مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

مولانا عبدالصمد صاحب دامت برکاتہم

مہتمم مدرسہ رشیدیہ لال مسجد فردوس کالونی

مدرس جامعہ امام ابو حنیفہ مکہ مسجد محمد علی سوسائٹی کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحَدَهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَا نَبِيَّ

بَعْدَهُ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ

امابعد :- اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول حضرت محمد ﷺ کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا ہے تاکہ سارے جہان کے لیے رحمت تمام عمل کرنے والوں کے لیے نمونہ واسوۃ حسنہ اور سارے بندوں کے لیے حجت و دلیل ثابت ہوں۔

آپ کے اور اس کتاب حکمت کے ذریعے جو آپ پر نازل ہوئی ہر اس چیز کو واضح فرما دیا جس میں بندوں کی بھلائی اور ان کے دینی و دنیاوی امور کی درستگی مقصود تھی تاکہ ان کے عقائد صحیح ہوں اور وہ اعلیٰ اخلاق سے متصف ہوں اور بلند کردار سے بہرہ ور ہوں چنانچہ آنحضرت ﷺ نے اپنی امت کو ایک ایسی چمکتی شریعت پر چھوڑا ہے جسکی رات بھی ایسی ہی روشن ہے جیسے اسکا دن۔ نہ پھرے گا اس سے مگر ہلاک ہونے والا۔

اس راستے پر وہ لوگ چلے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تابعداری اختیار کی اور وہ امت کے بہترین لوگ صحابہ کرام اور تابعین عظام ہیں اور وہ لوگ ہیں جنہوں نے احسان و اخلاص کے ساتھ انکی اتباع کی چنانچہ انہوں نے شریعت اسلامیہ کو قائم کیا اور سنت محمدیہ پر عمل پیرا ہوئے اور اپنے عقائد اور عبادات اور اخلاق و آداب کو اسی کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کی اور اس پر مضبوطی سے جیسے رہے۔

چنانچہ وہ اس طور و طریقہ سے اس جماعت کے مصداق ہوئے جس کے متعلق ارشاد نبوی ہے کہ :

”میری امت میں برابر ایک گروہ حق پر قائم رہے گا جس کو اللہ کی تائید حاصل ہوگی لوگ انکا ساتھ چھوڑ کر ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے تا آنکہ اللہ کا حکم (یعنی قیامت) آن پہنچے اور وہ اس پر

قائم ہوتے ،،

اور ہم لوگ محمد اللہ ان ہی کے نقش قدم پر چل رہے ہیں اور کتاب و سنت کے مطابق حیات و حالات سے فیضیاب و ہدایت یاب ہو رہے ہیں۔ ہم یہ تحدیث بالعمت کے طور پر کہہ رہے ہیں کہ ہر مسلمان کو اسی طرح ہونا چاہیے۔ اس لیے کہ دنیا کی زندگی خواب سے زیادہ نہیں نہ معلوم کب اس عالم سے ایک دم جانا ہو جائے۔

اور ہم بارگاہ الہی میں دست بہ دعا ہیں کہ وہ ہم کو اور سارے مسلمانوں کو دنیا و آخرت میں قول ثابت پر ثابت قدمی اور استقامت نصیب کرے اور ہمارے لیے اپنی رحمت و نعمت کا دروازہ کھول دے۔ بلاشبہ وہ بہت زیادہ عطا کرنے والا ہے۔

اس موضوع کی اہمیت اور لوگوں کے اس سلسلہ میں مختلف افکار و نظریات کے پیش نظر جی چاہا کہ اہل سنت والجماعت کے عقیدے کو مختصراً اور اجمالی طور پر پیش کیا جائے اس لیے یہ کتابچہ میں نے جناب فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن بازؒ کی کیسٹ صحیح اسلامی عقیدہ اور اسکے منافی امور اور دیگر اکابر امت کی کتابوں سے جمع و ترتیب دیا ہے (اس کیسٹ کو تحریری شکل دینے میں میرے دوست عزیز الرحمن سیفی متعلم جامعۃ العلوم اسلامیہ دعویٰ ناؤن نے میرے ساتھ بھر پور تعاون کیا اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں علم و عمل میں برکت عطا فرمائے) تاکہ اسکو پڑھنے کے بعد آپ سنی اور بدعتی، موحد اور مشرک میں فرق باآسانی کر سکیں اور اپنے عقیدے کو اہل سنت والجماعت کے طریقے پر بنا سکیں۔

- اپنے من میں ڈوب کر پاجا سراغ زندگی
- تو اگر میرا نہیں بننا تو نہ بن اپنا تو بن
- آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اسکو اپنی مرضیات کے مطابق کرے اور اپنے بندوں کے لیے اور میرے مرحوم والدین کے لیے اسے صدقہ جاریہ بنائے۔

(آمین)

احقر اسرار احمد شیخ ابن عبدالرحیم شیخ





بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَا نَبِیَّ

بَعْدَهُ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ

صحیح عقیدہ دین اسلام میں بنیاد ہے ملت اسلامی کی اساس اسی پر قائم ہے اس لیے میں نے مناسب سمجھا کہ آج میری تقریر اس موضوع پر ہو۔ یہ بات کتاب و سنت سے واضح اور ثابت شدہ ہے کہ انسان کے تمام اقوال و افعال اسی وقت صحیح اور بارگاہ الہی میں مقبول ہوتے جب کہ اسکا عقیدہ صحیح اور درست ہو اگر کسی شخص کا عقیدہ صحیح نہیں ہے تو اسکے سارے افعال و اعمال بے کار ہیں اور عند اللہ انکا کوئی اعتبار نہیں جیسا کہ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا۔

وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ  
مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (مائدہ: ۵)

”اور جس کسی نے ایمان کی روش پر چلنے سے انکار کیا تو اسکا سارا کارنامہ عزندگی ضائع ہو جائیگا اور آخرت میں وہ دیوالیہ ہوگا۔“  
”وَلَقَدْ اَوْحٰی اِلَيْكَ وَاِلٰی الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ج لَيْنَ اَسْرٰكْتَ  
لِيَحْبِطَنَّ عَمَلُكَ وَلِتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (زمر: ۶۵)  
”(اے نبی) تمہاری طرف اور تم سے پہلے گزرے ہوئے تمام انبیاء کی طرف یہ وحی بھیجی جا چکی ہے کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا عمل ضائع ہو جائے گا اور تم یقیناً خسارے میں رہو گے“

اس مفہوم کی آیتیں بہت زیادہ ہیں اللہ پاک کی کتاب مبین اور رسول میں ﷺ کی سنت میں جو صحیح عقیدہ پیش کیا گیا ہے وہ اجمالی طور پر یہ ہے، اللہ تعالیٰ پر

ایمان، اسکے فرشتوں اسکی کتابوں اسکے رسولوں اور روزِ آخرت پر ایمان اور اس بات پر ایمان کہ اچھی بری تقدیر اللہ کی طرف سے ہے۔ یہ چھ چیزیں صحیح عقیدے کی بنیاد ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔ اور انھی کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول محمد مصطفیٰ ﷺ کو مبعوث فرمایا ہے۔ نیز وہ تمام نبی امور جنکے متعلق اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول نے خبر دی ہے اور جن پر ایمان لانا ضروری ہے سب انہی سے نکلتے ہیں۔ ان بنیادوں کے دلائل کتاب و سنت میں بہت ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ  
الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ  
(سورۃ بقرہ ۱۷۷)

”نیکی یہ نہیں ہے کہ تم نے اپنے چہرے مشرق کی طرف کر لیے یا مغرب کی طرف بلکہ نیکی یہ ہے کہ آدمی اللہ کو اور یومِ آخرت کو اور ملائکہ کو اور اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب اور اسکے پیغمبروں کو دل سے مانے“

أَمَّنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ  
وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ قَدْ لَانْفَرَقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ قَدْ  
(سورۃ بقرہ: ۲۸۴)

”رسول اس ہدایت پر ایمان لایا جو اسکے رب کی طرف سے اس پر نازل ہوئی اور جو لوگ اس رسول کو ماننے والے ہیں انھوں نے بھی اس ہدایت کو دل سے تسلیم کر لیا ہے یہ سب اللہ اور اسکے فرشتوں اور اسکی کتابوں اور اسکے رسول کو ماننے ہیں اور انکا قول یہ ہے کہ ہم اللہ کے رسولوں کو ایک دوسرے سے الگ نہیں سمجھتے“

آگے مزید ارشاد فرمایا ہے کہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ  
عَلَىٰ رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي أَنْزَلَ مِن قَبْلُ ۗ وَمَن يَكْفُرْ بِاللَّهِ  
وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا  
(نساء ۱۳۶)

”اے ایمان والو، ایمان لاؤ اللہ پر اور اسکے رسول پر اور اسکی کتاب پر جو اللہ نے اپنے رسول پر نازل کی ہے اور اس کتاب پر جو وہ اس سے پہلے نازل کر چکا ہے جس نے اللہ اور اسکے ملائکہ اور اسکی کتابوں اور اسکے رسولوں اور روز آخرت سے کفر کیا وہ گمراہی میں بھٹک کر بہت دور نکل گیا“

الْم تَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۗ إِنَّ ذَلِكَ فِي  
كِتَابٍ ۗ إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ (حج ۷۰)

”کیا تم نہیں جانتے کہ آسمان و زمین کی ہر چیز اللہ کے علم میں ہے سب کچھ ایک کتاب میں درج ہے اللہ کے لیے کچھ بھی مشکل نہیں“

ان اصولوں پر دلالت کرنے والی صحیح حدیثیں بھی کثرت سے وارد ہوئی ہیں مثلاً وہ مشہور حدیث جسکو امام مسلم نے امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطابؓ سے اپنی جامع صحیح میں روایت کی ہے کہ ”حضرت جبرئیل نے رسول اللہ ﷺ سے ایمان کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ تم ایمان لاؤ اللہ پر (جیسے وہ اپنی ذات و صفات میں یکتا ہے) اسکے فرشتوں پر اسکی کتابوں پر اسکے رسولوں پر اور یوم آخرت پر اور اس بات پر کہ اچھی اور بری تقدیر اللہ کی طرف سے ہے، اس حدیث کو شیخین حضرت امام بخاری و مسلم نے حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت کیا ہے۔ ایک مسلمان پر اللہ تعالیٰ کے حق میں اور آخرت

کے متعلق جن امور کا اعتقاد (یقین) رکھنا واجب ہے اور اسکے علاوہ غیب سے متعلق جن چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے وہ سب انہی سے نکلتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ ہم اس بات پر ایمان رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق اور عبادت کا مستحق نہیں ہے اسلئے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہمارا خالق ہمارا محسن ہم کو رزق عطا کرنے والا اور ہمارے ظاہر و باطن سے واقف ہے اپنے فرمانبرداروں کو جزائے خیر اور نافرمانوں کو سزا دینے پر قادر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهِ ط

هَلْ تَعْلَمُ لَهُ سَمِيًّا (مریم: ۶۵)

”وہ آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے اور ان سب کا جو ان دونوں

کے درمیان ہے سو تو اسی کی عبادت کیا کر اور اس کی عبادت پر

تاقم رہ بھلا کیا تو کسی کو اس کا ہم صفت جانتا ہے؟ (مریم: ۶۵)

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ط لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ ط لَهُ

مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا

بِإِذْنِهِ ط يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ط وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ

مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ط وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ط

وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ط وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ (البقرة: ۲۵۵)

”اللہ (وہ ہے) کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ زندہ ہے سب کا سنبھالنے والا

ہے اسے نہ اونگھ آسکتی ہے نہ نیند۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کی ملکیت ہے

کون ایسا ہے جو اسکے سامنے بغیر اسکی اجازت کے سفارش کر سکے جو کچھ مخلوقات کے

سامنے ہے اور: کچھ انکے پیچھے ہے وہ سب کو جانتا ہے اور وہ (مخلوقات) اسکی معلومات

میں سے کسی چیز کو بھی گھیر نہیں سکتی سوائے اسکے جتنا وہ خود چاہے اسکی کرسی نے آسمانوں اور

زمین کو سہا رکھا ہے اور اس پر ان کی نگرانی ذرا بھی گراں نہیں وہ عالیشان عظیم الشان ہے

هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ عَلِيمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ  
 الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ  
 السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهِيمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ  
 عَمَّا يُشْرِكُونَ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ  
 الْحُسْنَى ۚ يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ  
 الْحَكِيمُ (حشر ۲۲، ۲۳، ۲۴)

”اللہ وہی تو ہے جسکے سوا کوئی معبود نہیں پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے  
 والا وہ بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے اللہ وہی تو ہے جسکے سوا کوئی  
 معبود نہیں وہ بادشاہ ہے پاک ہے سلامتی والا ہے امن دینے والا  
 ہے تمکبانی کرنے والا ہے زبردست ہے خرابی کا درست کرنے  
 والا ہے بڑا عظمت والا ہے وہ ان لوگوں کے شرک سے پاک ہے  
 وہی اللہ تو پیدا کرنے والا ہے ٹھیک ٹھیک بنانے والا ہے صورت  
 بنانے والا ہے اسکے اچھے نام ہیں اسی کی تسبیح کرتی ہیں جو چیزیں بھی  
 آسمانوں اور زمین میں ہیں اور وہی زبردست حکمت والا ہے“  
 آسمانوں اور زمین کی حکومت اسی کے لئے ہے۔

يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنْ أَنْتَ تُدْرِكُهُ الْوَيْلَةُ وَالْأَسْفَلُ ۚ وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الْدُّكُورَ ۚ لَا أُوتَىٰ وَجْهًا  
 ذَكَرْنَا وَإِنَّا لَمَنِّيَشَاءُ مَن يَشَاءُ عَقِيمًا ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ (شوری ۴۹، ۵۰)  
 ”وہ جو چاہتا ہے پیدا کر دیتا ہے جسکو چاہتا ہے (اولاد) مادہ (لڑکی)  
 عنایت کرتا ہے اور جسکو چاہتا ہے (اولاد) نرینہ (لڑکا) عنایت کرتا  
 ہے یا ان کو نر مادہ (کی صورت میں یعنی لڑکا لڑکی) جمع کر دیتا ہے اور  
 جس کو چاہتا ہے بے اولاد رکھتا ہے پھگ وہ بڑا علم والا ہے بڑا  
 قدرت والا ہے“

اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اس ذات پاک کیلئے یہ اوصاف ہیں۔  
 لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ لَهُ مَقَالِدُ السَّمَوَاتِ  
 وَالْأَرْضِ يَنْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ۔ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ  
 عَلِيمٌ (شوری: ۱۱-۱۲)

کائنات کی کوئی چیز اس کے مشابہ نہیں ہے اور وہ سب کچھ سننے والا اور  
 دیکھنے والا ہے۔ آسمانوں اور زمین کے خزانے اس کے پاس ہیں۔ وہ  
 جس کو چاہتا ہے کثادگی کے ساتھ روزی دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے  
 اس کی روزی تنگ کرتا ہے۔ بیشک وہ سب کچھ جانتا ہے۔

اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ بیشک اللہ تعالیٰ کی یہ شان ہے۔  
 إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنزِلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ  
 وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ  
 تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ۔ (لقمان: ۳۴)

بیشک اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے اور وہی بارش برساتا ہے اور وہی جانتا  
 ہے کہ (ماں) کے رحم میں کیا ہے اور کوئی بھی نہیں جان سکتا کہ وہ کل  
 کیا عمل کرے گا اور نہ کوئی یہ جان سکتا ہے کہ وہ کس زمین میں مرے گا  
 بیشک اللہ ہی علم والا ہے۔ خبر رکھنے والا ہے

اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جو چاہے، جب چاہے جیسے چاہے کلام فرماتا  
 ہے۔ ارشاد ہے۔

وَكَالِمِ اللَّهِ مُؤَسَّى تَكْلِيمًا (النساء: ۱۶۴)

اور اللہ نے موسیٰ (علیہ السلام) سے (خاص طور) پر کلام فرمایا۔

وَلَمَّا جَاءَ مُوسَىٰ لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ (اعراف: ۱۴۳)

اور جب موسیٰ ہمارے وقت (مقرر) پر آگئے اور ان سے ان کا پروردگار ہم کلام ہوا۔

وَنَادَيْنَاهُ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا (مریم: ۵۲)

اور ہم نے انہیں طور کے واہنی جانب سے آواز دی اور ہم نے ان کو مقرب بنا یا راہ کی گفتگو کے لئے

وَمَا كَانَ لِشَيْءٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَائِ حِجَابٍ

(الشوریٰ: ۵۱)

کسی شے کی یہ طاقت نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے مگر وحی

(اشارے) کے طور پر یا پردے کے پیچھے سے

اور ہم اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ وہ ذات ایسی ہے کہ۔

لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ

لِكَلِمَاتِ رَبِّي (کہف: ۱۰۹)

اگر سمندر سارے کے سارے روشنائی ہو جائیں میرے پروردگار کی

باتیں لکھنے کیلئے تو سمندر ختم ہو جائے گا۔ اور میرے پروردگار کی باتیں

ختم نہ ہو سکیں گی۔

مزید ارشاد ہے:

وَلَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَوْ فُلَامٍ وَالْبَحْرِ يَمْدُهُ مِنْ بَعْدِهِ

سَبْعَةٌ أَوْ بَحْرٌ مَّا نَفِدَتْ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ - إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

(لقمان: ۲۷)

اور جتنے درخت زمین بھر میں ہیں اگر یہ سب قلم بن جائیں اور اس



سمندر کے علاوہ سات سمندر اور ہو جائیں تو بھی اللہ تعالیٰ کے کلمات (کی حکایات) ختم نہ ہوں۔ بیک اللہ تعالیٰ بڑا زبردست حکمت والا ہے۔

اور فرمایا کہ :

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ (أنعام: ۱۸)

اور وہ اپنے بندوں کے اوپر غالب ہے اور وہ صاحب حکمت ہے بڑا باخبر ہے۔

اسی عبادت کی خاطر اللہ تعالیٰ نے جن اور انسانوں کو پیدا کیا ہے اور ان کو اسی کا حکم دیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۗ مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَنْ يُطْعَمُوا ۗ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينِ ۝<sup>۸۶</sup> (ذریت ۵۶، ۵۷، ۵۸)

” میں نے جن اور انسانوں کو اسکے سوا کسی کام کے لئے پیدا نہیں فرمایا ہے کہ وہ میری بندگی کریں میں ان سے کوئی رزق نہیں چاہتا اور نہ میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھلائیں اللہ تعالیٰ تو خود ہی رزق ہے بڑی قوت والا زبردست ہے“

وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۗ كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُبِينٍ (هود ۶)

” اور کوئی جاندار زمین پر ایسا نہیں مگر اللہ کے ذمہ اس کا رزق ہے اور وہ ہر ایک کے زیادہ رہنے کی جگہ اور کم رہنے کی جگہ کو جانتا ہے ہر چیز کتاب میں درج ہے“

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۗ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً ۗ

وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ ۗ  
فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أُنْدَادًا أَوْ أَنْتُمْ تَعْلَمُونَ (بقرہ ۲۲، ۲۱)

” اے لوگوں! ہر گی اختیار کرو اپنے اس رب کی جو تمہارا اور تم سے پہلے جو لوگ گزر چکے ہیں ان سب کا خالق ہے تمہارے بچنے کی توقع اسی صورت سے ہو سکتی ہے وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے زمین کا فرش پھھایا ہے آسمان کی چھت بنائی اوپر سے پانی برسایا اور اسکے ذریعہ سے ہر طرح کی پیداوار نکال کر تمہارے لئے رزق بہم پہنچایا پس تم یہ جانتے ہو تو دوسروں کو اللہ کا مد مقابل نہ ٹھراؤ“

مزید اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ:

وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ ۗ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ  
وَالْبَحْرِ ۗ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٌ فِي ظِلْمٍ  
الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ (انعام: ۵۹)

”اور اسکے پاس غیب کے خزانے ہیں انھیں جبرائیل کوئی نہیں جانتا ہے جو کچھ خشکی اور سمندر میں ہے اور کوئی پتہ نہیں گرتا مگر یہ کہ وہ اسے جانتا ہے اور نہ کوئی دانہ زمین کی تاریکیوں میں نہیں پڑتا اور نہ کوئی تراور خشک چیز مگر (یہ سب) روشن کتاب میں (موجود) ہیں“

اسی حق کی تعلیم و تبلیغ اور اسکی منافی چیزوں سے ڈرانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول بھیجے اور کتابیں نازل فرمائیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنْ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا  
الطَّاغُوتَ ۗ (نحل ۳۶)

” ہر امت میں رسول بھیج دیا اور اس کے ذریعہ سے سب کو

خبردار کیا کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کرو اور طاغوت (یعنی غیر اللہ) کی بندگی سے بچو“ (المحل: ۳۶)

اور سورۃ انبیاء میں فرمایا کہ:

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ (انبیاء ۲۵)

”ہم نے تم سے پہلے جو بھی رسول بھیجا اسکو یہی وحی بھیجی ہے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے پس تم لوگ میری ہی بندگی کرو“  
سورۃ ہود میں فرمایا:

كَيْتَبُ أَحْكَمَتْ آيَتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ ۚ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۗ إِنِّي لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ (ہود ۲۰۱)

”یہ ایسی کتاب ہے جسکی آیتیں پختہ اور مفصل ہیں اور باخبر ہستی کی طرف سے ہیں کہ تم بندگی نہ کرو مگر صرف اللہ کی میں اسکی طرف سے تم کو خبردار کرنے والا بھی ہوں اور بشارت دینے والا بھی۔“

اس عبادت کی حقیقت یہ ہے کہ تمام مراسم عبدیت جتنے ذریعہ لوگ عبادت کرتے آئے ہیں مثلاً دُعا، خوف، امید، نماز، روزہ، قربانی، نذر و نیاز وغیرہ، اور عبادت کی دیگر قسموں کو کمال محبت اور سرکھندگی اور خوف و امید کے جذبہ کے ساتھ اللہ کے لئے خاص کر دیا جائے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کے سامنے انتہائی خشوع و خضوع اختیار کیا جائے قرآن مجید کا بیشتر حصہ اسی بنیادی عقیدہ کے متعلق نازل ہوا ہے مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان مبدک:

فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ ۗ أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ (زمر ۴۰۲)

”لہذا تم لوگ اللہ ہی کی بندگی کرو دین کو اسی کے لئے خالص کرتے“

ہوئے۔ خبردار دینِ خالص اللہ کا حق ہے“

اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ :

وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا يَٰهٗ (اسراء ۲۳)

” اور تیرے رب نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ تم لوگ کسی کی عبادت نہ کرو مگر اسی کی“

اور یہ آیت کریمہ :

فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ (المومن ۱۴)

” اللہ ہی کو پکارو اپنے دین کو اسکے لئے خاص کر کے خواہ تمہارا یہ فعل کافروں کو کتنا ہی ناگوار ہو۔“

صحیحین میں حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ” اللہ تعالیٰ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں،،۔ نیز ایمان باللہ میں یہ شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں پر جو کچھ فرض و واجب قرار دیا ہے یعنی اسلام کے پانچ ظاہری ارکان۔ ان پر بھی ایمان لایا جائے اور وہ یہ ہیں کلمہ شہادت یعنی اس بات کا زبان سے اقرار کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اور نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، اور صاحب استطاعت کے لئے بیت اللہ کا حج کرنا۔ اسکے علاوہ دوسرے فرائض بھی جو شریعت مطہرہ نے واجب کیئے ہیں سب پر ایمان لانا ضروری ہے۔ ان سارے ارکان میں سے سب سے اہم اور عظیم رکن اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ لا الہ الا اللہ کے اقرار کا لازمی تقاضہ یہ ہے کہ عبادت کو صرف اللہ کے لئے خاص کر لیا جائے اور اسکے علاوہ کسی اور کی عبادت نہ کی جائے یہی معنی ہے لا الہ الا اللہ کا۔

اس لئے کہ کلمہ کا مطلب یہی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ پرورش کرنے والا اور پیدا کرنے والا اور ساری چیزوں کا مالک اور اسکو چلانے والا ہے لہذا اللہ کے

علاوہ جسکی بھی عبادت کی جائے گی خواہ وہ انسان ہو یا فرشتہ جن ہو یا کچھ اور ہو بہر حال وہ معبود باطل ہے اور معبود برحق بس اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ط

(لقمان ۳۰)

”یہ اسلئے کہ اللہ ہی حق ہے اور وہ سب باطل ہیں جنہیں اللہ کو چھوڑ کر یہ پکارتے ہیں۔“

اس سے پہلے یہ بات بیان کی جا چکی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن اور انسانوں کو کسی عظیم مقصد کیلئے پیدا کیا ہے اور اپنے رسول بھیجے ہیں اور کتابیں نازل فرمائی ہیں لہذا اس بات پر خوب غور کر کے اسکو اچھی طرح سمجھ لو تا کہ تم پر واضح ہو جائے کہ اس جیادین کے بارے میں کس طرح آج اکثر مسلمان انتہائی خطرناک حد تک جمالت کا شکار ہیں یہاں تک کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں دوسروں کو شریک ٹھہرایا ہے اور اسکے مخصوص حکم میں دوسروں کو شامل کر لیا۔ فاللہ للمعستان۔ نیز اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ علم و قدرت کی بنیاد پر جس طرح چاہتا ہے سارے معاملات کا انتظام فرماتا ہے۔ اور وہی (ہر بات کا) سننے والا (ہر چیز کا) دیکھنے والا ہے اسکی ذات

فَعَالٌ لِّمَآ يُرِيدُ (ہروج ۱۶) (جو چاہے کر گزرنے والا) ہے اور یہ کہ وہ

دنیا و آخرت اور سارے جہاں والوں کا مالک ہے اسکے علاوہ کوئی خالق اور پروردگار نہیں ہے اس نے اپنے بندوں کی اصلاح کیلئے اور انکو دنیا و آخرت کی فلاح و نجات و کامرانی کی راہ دکھانے کیلئے اپنے رسول بھیجے اور کتابیں نازل کیں اور یہ کہ ان ساری باتوں میں اللہ کا کوئی شریک نہیں (نہ نبی نہ ولی نہ زندہ نہ مردہ نہ جن نہ فرشتہ)

اللہ کا ارشاد ہے :

اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ (زمر ۶۲)

”اللہ ہر چیز کا خالق ہے اور وہی ہر چیز پر نگہبان ہے۔“

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ قَبْ يُغْشَى الْإِيلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حِينًا لَا وَالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَالنُّجُومِ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ ۗ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ ۗ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ (اعراف ۵۴)

”وہ حقیقت تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا پھر اپنے عرش پر مستوی ہو گیا جو رات کو دن پر ڈھانپ دیتا ہے اور پھر دن رات کے پیچھے دوڑا چلا آتا ہے جس نے سورج اور چاند و تارے پیدا کئے سب اسکے فرمان کے تابع ہیں خبردار ہو اسی کی خلق ہے اسی کا راج ہے بڑا باہرکت ہے اللہ سارے جہانوں کا مالک و پروردگار ہے۔“

ایمان باللہ کے مفہوم میں یہ بھی شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام اسمائے حسنہ اور اعلیٰ صفات جن کا قرآن میں ذکر آیا ہے اور وہ رسول امین ﷺ سے ثابت ہیں ان سب پر ایمان لایا جائے یعنی اسکا کوئی شریک نہیں نہ تو اسکی ربوبیت میں اور نہ ہی الوہیت میں اور نہ اسکے اسماء صفات میں بغیر اس میں تحریف یا تعطیل کرتے ہوئے یا انکی کیفیت متعین کرتے ہوئے یا ان کو کسی چیز سے مشابہ قرار دیتے ہوئے ہم پر واجب ہے کہ ان صفات پر اسی طرح سے ایمان لے آئیں کہ جس جس طرح یہ وارد ہوئی ہیں اسکی کیفیت کی تعین کی جستجو کئے بغیر بلکہ یہ صفات جن عظیم اور اعلیٰ معنی پر دلالت کرتی ہیں ان پر ایمان لایا جائے اسلئے کہ وہ اللہ کی صفات ہیں ہم پر واجب ہے کہ ان صفات سے اللہ تعالیٰ کو اسی طرح متصف سمجھیں

جس طرح وہ اسکی ذات پاک کیلئے موزوں اور شایان شان ہیں اور اسکی مخلوقات کی کسی صفت سے مشابہ نہ ہوں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ (شوری ۱۱)

” کائنات کی کوئی چیز اسکے مشابہ نہیں اور وہ سب کچھ سننے اور دیکھنے

والا ہے“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

فَلَا تَضْرِبُوا لِلَّهِ الْأَمْثَالَ ط إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (نحل ۷۴)

” پس اللہ کیلئے مثالیں نہ گھرو اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے“

یہی اہلسنت و الجماعت کا عقیدہ رہا ہے جیسا کہ امام ابو الحسن اشعری التونی ۳۳۳ھ نے اپنی کتاب المقالات واصحابہ بالحدیث والہستہ میں بیان کیا ہے اور انکے علاوہ دوسرے اہل علم و ایمان حضرات نے بھی لکھا ہے۔ امام اوزاعیؒ فرماتے ہیں کہ امام زہری اور کھول سے اللہ تعالیٰ کی صفات کے متعلق وارد ہونے والی آیتوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انھوں نے کہا کہ ان آیات کو اسی طرح رہنے دو جس طرح نازل ہوئی ہیں ولید بن مسلم کہتے ہیں کہ امام مالکؒ اور امام اوزاعیؒ کے ساتھ سفیان ثوریؒ سے اللہ تعالیٰ کی صفات سے متعلق وارد نصوص شرعیہ کے متعلق دریافت کیا گیا تو ان سب نے جواب دیا کہ انکو بغیر کیفیت اور کنہ جاننے کی جستجو کے جس طرح وارد ہوئی ہیں اسی طرح تسلیم کر لو۔ امام اوزاعیؒ فرماتے ہیں کہ جبکہ ہمارے درمیان تابعین حضرات بڑی تعداد میں موجود تھے ہم کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے نیز صفات الہی کے متعلق وارد احادیث پر بھی ایمان رکھتے تھے اور جب امام مالکؒ کے شیخ حضرت ربیعہ بن ابو عبد الرحمن سے استواء کے متعلق پوچھا گیا تو انھوں نے جواب دیا کہ استواء اہل زبان میں کوئی غیر معروف چیز نہیں مگر اسکی کیفیت کی تعیین کرنا عقل کی دسترس میں نہیں ہے اور اللہ کی طرف سے یہ ایک پیغام ہے رسول پر اسکو

اچھی طرح سے پہنچا دینا واجب اور ہمارے لئے اسکی تصدیق کرنا لازم ہے اسی طرح جب امام مالک سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ ” استواء معلوم ہے مگر اسکی کیفیت مجہول ہے اسپر ایمان لانا واجب ہے اور اسکے متعلق سوال کرنا بدعت ہے پھر آپ نے سائل کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ میرا خیال ہے تم شریک پرست آدمی ہو اور اسکو مجلس سے نکلوا دیا اسی طرح کی بات ام المومنین حضرت سلمہ سے بھی مروی ہے امام عبداللہ ابن مبارک نے فرمایا ہم اپنے رب کو اس حیثیت سے جانتے ہیں کہ وہ اپنی مخلوق سے جدا آسمان کے اوپر عرش پر ہے۔

خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ  
يُذَبِّرُ اللَّامِطُ (يونس ۳)

” آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا ہے پھر عرش بریں پر جلوہ افروز ہوا (ہر) کام کی تدبیر وہی کرتا ہے۔“

اور اس کا عرش پر جلوہ افروز ہونا اس کا اپنی ذات کے ساتھ ایک خاص قسم کا بلند اور مستوی ہونا ہے جو اسکی جلالت قدر و عظمت کے مناسب ہے جسکی کیفیت اور حالت اللہ جل شانہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عرش بریں پر ہوتے ہوئے اپنے بندوں کے احوال سے واقف ہے اور انکی باتوں کو سنتا اور انکے اعمال کو دیکھتا اور انکے معاملات کو چلاتا ہے۔ فقیر کو رزق دیتا ہے اور ٹوٹے ہوئے کو جوڑتا ہے جس کو چاہتا ہے بادشاہت دیتا ہے جس سے چاہتا ہے بادشاہت چھین لیتا ہے جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے ذلت دیتا ہے اسی ذات پاک کے ہاتھ میں ساری بھلائی کی چیزیں ہیں اور بیشک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

جس ذات پاک کی ایسی شان و صفات ہوں وہ واقعی اپنی مخلوق کے ساتھ ہر لمحہ ہے اگرچہ وہ حقیقی طور پر انکے اوپر عرش پر متمکن و مستوی ہے۔

اور ہم ایسا اعتقاد نہیں رکھتے جس کے فرقہ حلوئیہ اور جہمیہ وغیرہ کے لوگ قائل ہیں



کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات کے ساتھ زمین پر موجود ہے اور ہم ایسے عقیدے رکھنے والے کو کافر یا گمراہ سمجھتے ہیں کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کو نامناسب اور بری صفات سے متصف کیا ہے۔

بلکہ ہم اس کا اعتقاد رکھتے ہیں جسکی رسول اللہ ﷺ نے ہم کو خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے جب رات کا آخری ایک تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو یہ فرماتا ہے کہ کیا کوئی دعا کرنے والا ہے جسکی دعائیں قبول کروں کیا کوئی سوال کرنے والا ہے جسکو میں دوں؟ کیا کوئی استغفار کرنے والا ہے جسکی مغفرت کروں؟ اور ہم اس کا اعتقاد رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روزہدوں کے درمیان فیصلہ کرنے کیلئے تشریف لائیں گے۔

كَلَّا إِذَا دُمَّتِ اللَّارِضُ دُكْمًا دُكْمًا وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۖ وَجِئَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ لَا يَوْمِئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ وَأَنَّى لَهُ الذِّكْرَى (الفجر ۲۱، ۲۲، ۲۳)

”یہ بات ہرگز نہیں (کہ عذاب نہ ہوگا) جس روز زمین کو توڑ توڑ کر ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا اور آپکا پروردگار اور فرشتے آئیں گے اور جہنم کو اس روز لایا جائے گا اس روز انسان کو سمجھ آئے گی اور سمجھ آنے کا موقع کہاں رہا۔“

اور ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ارادہ کی دو قسم ہیں ایک ”ارادہ تکوینی“ ہے جس کا ہونا تو لازمی ہے لیکن اس کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہونا سروری نہیں ہے اور یہی مشیت الہی کے معنی ہیں۔ اسکی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

وَكُوشَاءَ اللَّهُ مَا فَتَلُوا لَفٍ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ (بقرہ ۲۵۳)

”اور اگر اللہ کی مشیت ہی ہوتی تو وہ آپس میں خونریزی نہ کرتے لیکن

اللہ وہی کرتا ہے جو ارادہ کر لیتا ہے“

إِنْ كَانَ اللَّهُ يُرِيدُ أَنْ يُغْوِيَكُمْ ۖ هُوَ رَبُّكُمْ (ہود ۲۴)

”جبکہ اللہ ہی کو تمہارا گمراہ کرنا منظور ہو وہی تمہارا (مالک)

پروردگار ہے“

ارادہ کی دوسری قسم ارادہ تشریح (یعنی شرعیہ) ہے جسکے معنی و مراد کا واقع ہونا ضروری نہیں لیکن اسکا اللہ تعالیٰ کے یہاں پسندیدہ ہونا ضروری ہے اسکی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے۔

وَاللَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْكُمْ (نساء ۲۷)

” اور اللہ کو منظور ہے کہ تمہاری توبہ قبول فرمائے۔“

لہذا اس بات پر یقین رکھنا کہ اللہ تعالیٰ کی تکوینی اور تشریح (شرعی) مشیت و مراد اسکی حکمت کے تابع ہے چنانچہ جس چیز کو مشیت الہی نے ہونا چاہا اور عمل بھی کیا تو یہ سب چیزیں ایک حکمت کے تحت وجود میں آئی ہیں چاہے اس حکمت کو ہماری عقل و فہم سمجھ سکی ہو یا نہ سمجھ سکی ہو۔

ارشاد ہے :

أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمَ الْحَاكِمِينَ (التين ۸)

”کیا اللہ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں“

وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ ۚ (مائدہ ۵۰)

”جو قوم یقین (دایمان) رکھتی ہو اسکے نزدیک اللہ سے بہتر فیصلہ

کس کا ہو سکتا ہے۔“

اور ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء سے محبت فرماتے ہیں اور وہ لوگ

بھی اس سے محبت و عقیدت رکھتے ہیں۔

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ (عمران ۳۱)  
 ” آپ کہ دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو  
 اللہ تم سے محبت کرنے لگے گا“

فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ (مائدہ ۵۴)  
 ” اللہ عنقریب ایسے لوگوں کو (وجود میں) لے آئے گا جنہیں وہ  
 چاہتا ہو گا اور وہ اُسے چاہتے ہوتے“

وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ (عمران ۱۴۶)  
 ” اور اللہ صبر کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے“  
 وَأَقِطُوا ۗ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ (حجرات ۹)  
 ” اور انصاف کا خیال رکھو بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند  
 کرتا ہے“

وَأَحْسِنُوا ۗ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۗ (بقرہ ۱۹۵)  
 ” اور اچھے کام کرتے رہو یقیناً اللہ اچھے کام کرنے والوں کو پسند کرتا ہے“

اور ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان اعمال و اقوال کو کرنے سے جسکو اس نے  
 مشروع (یعنی جاری) فرمایا ہے راضی ہوتے ہیں اور جن سے منع فرمایا ہے اسکو ناپسند کرتے  
 ہیں۔

إِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ وَلَا يَرْضَىٰ لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ وَإِنْ  
 تَشْكُرُوا يَرْضَاهُ لَكُمْ (زمر، ۷)

” اگر تم کفر کرو گے تو اللہ تمہارا حاجت مند نہیں اور نہ وہ اپنے بندوں  
 کیلئے کفر پسند کرتا ہے اور اگر تم شکر کرو گے تو وہ اسے تمہارے لئے  
 پسند کرتا ہے“

وَلَكِنَّ كَرِهَ اللَّهُ انبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيلَ اقْعُدُوا مَعَ الْقَاعِدِينَ  
(توبہ ۴۶)

”لیکن اللہ نے ان کے جانے کو پسند ہی نہ کیا اس لئے انھیں جمارہنے دیا  
اور کہہ دیا گیا کہ بیٹھنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو“

اور ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ ایمان لانے والوں اور عمل صالح کرنے والوں  
سے راضی اور خوش ہوتے ہیں

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ (بينه ۸۰)

”اللہ ان سے خوش رہے گا اور وہ اللہ سے خوش رہیں گے یہ اس کیلئے  
ہے جو اپنے پروردگار سے ڈرتا ہے“

اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کفار اور ان کے علاوہ جو لوگ بھی غضب اور غصہ  
کے مستحق ہیں ان سے غضبناک اور ناراض ہوتے ہیں۔ ارشاد ہے

الطَّائِفِينَ بِاللَّهِ ظَنُّ السُّوءِ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السُّوءِ وَغَضِبَ اللَّهُ  
عَلَيْهِمْ (فتح ۶۰)

”جو اللہ کے ساتھ بڑے بڑے گمان رکھتے ہیں ان پر برا وقت آنے  
والا ہے اور اللہ ان پر غضبناک ہوگا“

وَلَكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِنَ اللَّهِ وَلَهُمْ  
عَذَابٌ عَظِيمٌ (النحل ۱۰۶)

”لیکن جس کا سینہ کفر ہی سے کھل جائے تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب  
ہوگا اور ان کیلئے دردناک عذاب ہوگا“

اور ہم اس کا اعتقاد رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کیلئے ایسا ”وجہ“ ہے جو کہ عظمت و احسان  
سے متصف ہے۔

وَيَنْفِي وَجْهَ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ (رحمن، ۲۷)

”اور صرف آپ کے پروردگار کی ذات ہے جو عظمت واحسان والی ہے  
باقی رہ جانے والی ہے“

اور ہم اللہ تعالیٰ کیلئے ایسے ہاتھ بھی مانتے ہیں جو کرم اور عظمت والے ہیں۔

بَلْ يَدُهُ مَبْسُوتَةٌ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ (مائدہ، ۶۴)

”اللہ کے دونوں ہاتھ خوب کھلے ہوئے ہیں وہ جس طرح چاہتا ہے  
خرچ کرتا ہے“

وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ ۗ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
وَالسَّمَوَاتِ مَطْوِيَّاتٍ بِيَمِينِهِ سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُونَ  
(زمر، ۶۷)

اور ان لوگوں نے اللہ کی عظمت نہ کی جیسی عظمت کرنا چاہیے تھی اور  
حال یہ ہے کہ ساری زمین اسی کی ٹٹھی میں ہوگی قیامت کے دن اور  
آسمان اسکے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوں گے وہ ان لوگوں کے شرک  
سے پاک اور برتر ہے“

اور ہم اللہ تعالیٰ کیلئے آنکھوں کے قائل ہیں جس کی دلیل اللہ کا یہ ارشاد گرامی ہے

وَاصْنَعِ الْفَلَكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا (ہود، ۳۷)

”اور تم کشتی ہماری آنکھوں (یعنی نگرانی) میں اور ہمارے حکم سے تیار کرو“

نیز رسول ﷺ کا یہ ارشاد ہے! اسکے درے نور کا ایک پردہ ہے اگر اس کو ہٹادے تو

اسکے چہرے کی کرنوں سے تاحد نگاہ ساری مخلوقات جل کر خاک ہو جائے۔

اہل سنت کا اس پر اتفاق ہے کہ اسکی آنکھیں ہیں جسکی تائید نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد

جو دجال کے متعلق ہے کرتا ہے کہ ”وہ بے شک یک چشم (ایک آنکھ والا) ہے اور تمہارا

رب ایک چشم نہیں“ اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی یہ شان ہے

لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ

(انعام ۱۰۳)

”اسے نگاہیں نہیں گھیر سکتیں اور وہ نگاہوں کو گھیرے ہوئے ہے اور

وہ بڑا باریک بین اور بڑا باخبر ہے“

اور ہمارا ایمان اس بات پر بھی ہے کہ مومنین اللہ تعالیٰ کو قیامت کے دن اپنی آنکھوں

سے دیکھیں گے۔

وَجُودَةٌ يُؤْمِنُهَا الَّذِينَ لَا إِلَىٰ رَبِّهَا نَاطِرَةٌ (قیامتہ، ۲۲، ۲۳)

”اور کتنے ہی چہرے اس روز ہشاش بھاش ہوں گے اور اپنے پروردگار

کی طرف دیکھ رہے ہوں گے“

اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی اعلیٰ و اکمل صفات کی وجہ سے کائنات کی

کوئی بھی چیز اسکی مثل نہیں۔

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ (شوری، ۱۱)

”کائنات کی کوئی چیز اسکے مثل نہیں اور وہی (ہر بات کا) سننے والا

(ہر چیز کا) دیکھنے والا ہے“

اور ہم اعتقاد رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے کمال عدل و انصاف کی وجہ سے کسی پر ظلم نہیں

کرتا اور وہ اپنے بندوں کے اعمال و احوال سے ایک پل بھی غافل نہیں کیونکہ وہ اسکی پوری

نگرانی و علم و احاطہ میں ہیں۔

إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ (یسین: ۸۲)

”وہ تو بس جب کسی چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اسکو کہہ دیتا

ہے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتی ہے“

لہذا اسکے کمال طاقت و قوت کی وجہ سے نہ تو اسکو ٹھکان ہوتی ہے اور نہ معذوری و عاجزی۔

ارشاد ہے:

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ مَلَّةً

وَمَا مَسَّنَا مِنْ لُغُوبٍ (ق، ۳۸)

” اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ انکے درمیان ہے سب کو

چھ دنوں میں پیدا کر دیا اور ہم کو تھکان نے چھوا تک نہیں“

اور ہم ان تمام اسمائے حسنہ اور اعلیٰ صفات پر جن کو اللہ نے خود اپنے لئے ذکر فرمایا ہے یا وہ رسول ﷺ سے ثابت ہیں ایمان رکھتے ہیں لیکن ہم اسے تمثیل اور محکیف (کیفیت بیان کرنے سے) ممبر مانتے ہیں اور تمثیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو بعینہ مخلوق کی صفات کی طرح کہا جائے اور محکیف یہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات ایسی ایسی ہیں۔

اور ہم ہر اس چیز کے انکار اور نفی پر ایمان رکھتے ہیں جسکی اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات پاک سے نفی کی ہے یا رسول ﷺ نے اس سے منزه و پاک فرمایا ہے کیونکہ یہ نفی اسکے ضد کے کمال کو متقاضی ہے۔ اور ہم ہر اس چیز سے خاموشی اختیار کرتے ہیں جس سے اللہ اور اسکے رسول ﷺ نے سکوت اختیار کیا ہے۔

اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ اس راستے پر چلنا ایک لازمی فریضہ ہے کیونکہ جن چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے بذات خود اپنے لئے ثابت کیا ہے یا اپنی ذات سے ان کی نفی کی ہے یہ ایسی بات اور حقیقت ہے جس کو اللہ نے خود اپنے متعلق واضح کیا ہے اور وہ ایسی ذات پاک ہے جو اپنے متعلق سب سے زیادہ جاننے والی ہے اور سب سے زیادہ اور بہترین کلام کرنے والی ہے اور ہندے اسکی ذات کا ادراک و احاطہ نہیں کر سکتے اور جو چیزیں اللہ تعالیٰ کے لئے رسول ﷺ سے ثابت ہیں یا آپ نے اس سے نفی فرمائی ہے تو وہ ایسی خبر ہے جسکی اطلاع آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ ہی کی جانب سے دی ہے آپ اپنے رب کو سب سے زیادہ جاننے والے ہیں اور مخلوق کو سب سے زیادہ نصیحت کرنے والے اور سب سے زیادہ سچے اور سب سے زیادہ فصاحت و بلاغت والے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کا کلام علم و صدق اور وضاحت کے اعتبار سے کامل ترین ہے پس اس کے قابل قبول ہونے میں کوئی عذر اور اس کے قبول کرنے میں کوئی تردد نہیں ہونا چاہئے۔

## ”خلاصہ“

ہم نے جو کچھ اللہ تعالیٰ کی صفات کے متعلق اجمالی یا تفصیلی اثبات یا نفی کے طور پر ذکر کیا ہے اسکو کتاب و سنت کی روشنی میں پیش کیا ہے اور علمائے سلف و آئمہ ہدایت کا یہی مسلک رہا ہے اور ہم کتاب و سنت کے نصوص کو اس سلسلے میں اسکے ظاہری معنی پر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے شایان شان مناسب حقیقی معنی پر محمول کرتے ہیں اور تحریف کرنے والوں (اہل بدعت) کے مسلک سے اعراض کرتے ہیں۔ جسکو اللہ و رسول ﷺ کے مقصد و مراد کے خلاف انھوں نے اختیار کیا ہے اور اسی طرح معطلین کے اس نقطہ نظر کو نظر انداز کرتے ہیں جو کہ اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے مقصد و مراد کے خلاف انھوں نے اختیار کیا ہے اور ہم اس طرح غلو کرنے والوں کی رائے سے براءت ظاہر کرتے ہیں جو اسکی صفات کی کیفیت بیان کرتے ہیں یا ان کو کسی چیز سے مشابہ قرار دیتے ہیں اور ہم کامل یقین کے ساتھ جانتے ہیں کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت میں وارد ہوا ہے وہی حق ہے

اس میں کوئی تعارض و تناقض نہیں اسکی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے

أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْقُرْآنَ ط وَ لَوْ كَان مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ

اِخْتِلَافًا كَثِيرًا (النساء، ۸۲)

” تو کیا یہ لوگ قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے اگر یہ (کلام) اللہ کے

سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو یہ اسکے اندر بڑا اختلاف پاتے“

کیونکہ خبروں میں باہمی ٹکراؤ سے ایک دوسرے کی تکذیب ہو جاتی ہے اور یہ چیز اللہ



تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کی دی ہوئی خبروں میں مجال و ناممکن ہے کتاب اللہ اور رسول ﷺ کی احادیث کے درمیان اگر کوئی شخص تعارض یا ٹکراؤ کا قائل ہے تو اسکی بدینتی اور فسادِ قلب کی وجہ سے ہے اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار کرنا چاہئے اور اپنے اس گمراہ نظریہ سے رجوع کرنا چاہئے جس کو اللہ یا سنت رسول ﷺ میں تعارض یا ٹکراؤ کا وہم و شبہ ہوتا ہے تو یہ اسکی کوتاہ فہمی و کم علمی اور عقل و تدبیر میں کمی کی وجہ سے ہوا ہے اسکو اپنے علم میں محنت و تدبیر اور مہارت حاصل کرنا چاہئے تاکہ حق اس پر واضح ہو جائے ورنہ اہل علم یعنی (فقہاء) کی طرف رجوع کرنا چاہئے اور اپنے ان وہموں اور غلط نظریات سے باز آجانا چاہئے اور وہی بات کہنی چاہئے جسکو راسخین فی العلم کہتے ہیں کہ۔

أَمَّنَابِهِ لَكُلِّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا (آل عمران، ۷۰)

”ہم تو اس پر ایمان لے آئے وہ سب ہی ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے“

اور اس پر پورا یقین رکھنا چاہئے کہ کتاب و سنت میں کوئی تعارض یا ٹکراؤ نہیں ہے اور نہ ہی اس میں کوئی اختلاف پایا جاتا ہے

”اہل سنت والجماعت کا فرشتوں کے بارے میں عقیدہ“

فرشتوں پر ایمان کی دو صورتیں ہیں ایک تو ان پر اجمالی ایمان اور ایک تفصیلی۔ ایک مسلمان اجمالی طور پر اس بات پر ایمان رکھتا ہے کہ اللہ کے فرشتے ہیں جن کو اس نے اپنی اطاعت اور فرمانبرداری کیلئے پیدا فرمایا ہے جنکی صفت یہ ہے کہ:

عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ لَا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ

(انبیاء، ۲۶، ۲۷)

”وہ ایسے بندے ہیں جنہیں عزت دی گئی ہے اُس کے آگے بڑھ کر نہیں بولتے اور بس اسی کے حکم پر عمل کرتے ہیں“

اللہ تعالیٰ نے ان کو پیدا فرمایا ہے اور وہ اس کی عبادت و اطاعت میں پوری طرح مصروف ہیں

لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَلَا يَسْتَحْسِرُونَ ه يُسَبِّحُونَ اللَّيْلَ  
وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ (انبیاء ۱۹، ۲۰)

”وہ نہ تو اپنے آپ کو بڑا سمجھ کر اسکی بندگی سے سرتابی کرتے ہیں اور نہ تھکتے ہیں۔ بس شب و روز اسکی تسبیح کرتے رہتے ہیں دم نہیں لیتے“

اللہ تعالیٰ نے ان کو ہماری نظروں سے اوجھل کر رکھا ہے اس لئے ہم انہیں دیکھ نہیں سکتے بعض مرتبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض بندوں کو ان کا مشاہدہ کر لیا ہے چنانچہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ میں نے حضرت جبرئیل کو ان کی اصلی شکل و صورت میں دیکھا ہے کہ اپنے چھ سو پروں سے پوری فضا میں چھائے ہوئے تھے۔

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَى  
وَهُمْ مِنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ (انبیاء ۲۸)

”جو انکے سامنے ہے اسے بھی وہ جانتا ہے اور جو کچھ ان سے اوجھل ہے اس سے بھی وہ باخبر ہے وہ کسی کی سفارش نہیں کرتے بغیر اسکے جسکے حق میں سفارش سننے پر اللہ راضی ہو اور اسکے خوف سے ڈرتے رہتے ہیں“

اس طرح ایک دفعہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک ایسے شخص کی شکل میں حاضر ہوئے جسکے کپڑے انتہائی سفید اور سر کے بال غیر معمولی سیاہ تھے ان پر سفر کے آثار نظر نہ آتے تھے وہ اپنے گٹھنے نبی کریم ﷺ کے گٹھنوں کے ساتھ ٹیک کر اور اپنی رانوں پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ گئے اور نبی کریم ﷺ سے تکلام ہوئے آپ بھی جوابات دیتے رہے بعد میں آپ نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا کہ یہ جبرئیل تھے تمکو ہمارا دین سکھانے آئے تھے

اور ہمارا ایمان ہے کہ فرشتوں کو کچھ مخصوص کاموں کے لئے مکلف کیا گیا ہے انبیاء اور رسولوں اور دیگر برگزیدہ بندوں کا اللہ تعالیٰ سے جو تعلق ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام

اس میں واسطہ ہوئے ہیں اور آسمانی سفارت کو مندوں تک پلا کم و کاست پہنچانے کا عظیم المرتبت فریضہ انجام دیتے رہے ہیں۔

حضرت میکائیل کے ذمہ بارش اور روزی پہنچانے کا کام ہے  
 حضرت اسرافیل قیامت کے دن صور پھونکنے کیلئے مقرر ہیں  
 حضرت عزرائیل موت کے فرشتے ہیں یعنی روح قبض کرنے کا کام ان کے سپرد ہے۔  
 ان میں پہاڑ کے نگران فرشتے ہیں جنکا نظم ان کے سپرد ہے۔ اسی طرح فرشتہ دوزخ مالک ہیں جو جنم کے داروغہ ہیں

اسی طرح کچھ فرشتے ماں کے پیٹ میں بچے کی حفاظت اور دیکھ بھال کے لئے مقرر ہیں اور کچھ دوسرے فرشتے جو اپنی اپنی ذیولٹی پر رات دن انسانوں کی اور انکے اعمال کی حفاظت و نگرانی کیلئے مقرر ہیں بلکہ ہر شخص کیلئے دو فرشتے مقرر ہیں چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ<sup>۱۷</sup> مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ

رَقِيبٌ عَقِيدٌ (ق، ۱۷، ۱۸)

جبکہ لکھائی کرنے والے دائیں اور بائیں بیٹھے ہوئے لکھتے رہتے ہیں

وہ (انسان) کوئی لفظ منہ سے نہیں نکالنے پاتا مگر یہ کہ اس کے پاس ہی

ایک تاک میں لگا رہنے والا تیار ہے

صحیح حدیث میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ” فرشتے نور سے پیدا کئے گئے ہیں جن آگ کی لوسے اور آدم جس چیز سے پیدا کئے گئے ہیں اسکا تو تمہیں پتہ ہے (یعنی مٹی سے) “ اس حدیث کو امام مسلم نے اپنی جامع صحیح میں روایت کیا ہے۔

اسی طرح کچھ فرشتے (جن کو منکر نکیر کہتے ہیں) جب انسان مرجاتا ہے تو اس کی آخری آرام گاہ (یعنی قبر میں) پہنچادیا جاتا ہے تو اس سے ذیل کے تین سوال کرتے ہیں۔

۱۔ تیرا رب کون ہے ؟ ۲۔ تیرا نبی کون ہے ؟ ۳۔ تیرا دین کیا ہے ؟

تو ان سوالات کے جوابات وہی دے سکتا ہے جس کا ذکر اس آیت میں ہے۔

يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي  
الْآخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ ۗ وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ

(ابراہیم، ۲۷)

”اللہ ایمان والوں کو اس پکی بات (کی برکت) سے مضبوط رکھتا ہے

دنیوی زندگی میں بھی اور آخرت کی زندگی میں بھی اور ظالموں کو

بھلائے رکھتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے“

اور کچھ فرشتے اہل جنت کی خدمت کیلئے مقرر ہیں۔

وَالْمَلَائِكَةُ يَذُحُّونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ ۗ سَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِمَا

صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ (عد ۲۳، ۲۴)

”اور فرشتے ہر طرف سے انکے استقبال کیلئے آئیں گے اور ان سے

کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہے تم نے دنیا میں جس طرح صبر سے کام

لیا اسکی بدولت آج تم اسکے مستحق ہوئے ہو پس کیا یہی خوب ہے

آخرت کا گھر“

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ بیت المعمور آسمان پر ہے وہاں روزانہ ستر ہزار فرشتے

داخل ہوتے ہیں اور باجماعت نماز پڑھتے ہیں۔ اور طواف کرتے ہیں پھر ان کی باری کبھی

نہیں آتی۔

اہل سنت والجماعت کا آسمانی کتابوں کے بارے میں عقیدہ

ایمان بالکتاب کے بارے میں اجمالی و تفصیلی طور پر ایمان رکھنا ضروری ہے کہ حق کی

تعلیم دینے اور اسکی تبلیغ و دعوت کیلئے اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء و رسل پر کتابیں نازل کی ہیں

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لَقَدْ آتَيْنَا سُلَيْمَانَ سُلْطَانًا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ  
النَّاسُ بِالْقِسْطِ (حديد ۲۵)

” ہم نے اپنے رسولوں کو صاف صاف نشانیوں اور ہدایات کے  
ساتھ بھیجا ہے اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان نازل کی تاکہ لوگ  
انصاف پر قائم ہوں“

اور اللہ نے مزید فرمایا کہ

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّنَ مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ  
مِمَّا أَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِي مَا اخْتَلَفُوا  
فِيهِ (بقرہ ۲۱۳)

ابتداء میں سب لوگ ایک ہی طریقے پر تھے پھر یہ حالت باقی نہ رہی  
اور اختلافات رونما ہوئے تب اللہ تعالیٰ نے نبی بھیجے جو راست روی پر  
بھارت کرنے والے اور کج روی کی راہ سے ڈرانے والے تھے اور ان  
کے ساتھ کتاب برحق نازل کی تاکہ حق کے بارے میں لوگوں کے  
درمیان جو اختلافات رونما ہو گئے ان کا فیصلہ کریں“

اور ان کتابوں پر ہم مفصل ایمان رکھتے ہیں جنکا نام کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ مثلاً

۱۔ تورات :- جس کو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا اور وہ نبی

اسرائیل کی عظیم ترین کتاب ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

إِنَّا أَنْزَلْنَا التَّوْرَةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يَعْلَمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ  
أَسْلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا وَالرُّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ بِمَا اسْتَخْفُوا مِنْ  
كِتَابِ اللَّهِ وَكَانُوا عَلَيْهِ شُهَدَاءَ (مائدہ ۴۴)

” ہم نے نازل کی تورات جس میں ہدایت اور روشنی ہے سارے نبی

جو مسلم تھے اسی کے مطابق ان یہودی بن جانے والوں کے معاملات کا فیصلہ کرتے تھے اور اسی طرح درویش اور عالم بھی (اس پر فیصلہ کا دادرار سمجھتے تھے) کیونکہ انھیں کتاب اللہ کی حفاظت کا ذمہ دار بنایا گیا تھا اور وہ اس پر گواہ تھے“

۲۔ انجیل :- جسکو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا ہے وہ توریت کی تصدیق و تکمیل کرنے والی ہے۔ ارشاد ہے

وَأَتَيْنَهُ الْإِنجِيلَ فِيهِ هُدًى وَنُورٌ ۚ وَمُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَةِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ (مائدہ، ۴۶)

” اور ہم نے اسکو انجیل عطا کی جس میں رہنمائی اور روشنی تھی اور وہ بھی توریت میں سے جو کچھ اس وقت موجود تھا اس کی تصدیق کرنے والی تھی اور خدا ترس لوگوں کیلئے سراسر ہدایت اور نصیحت تھی“

مزید فرمایا کہ :

وَالْحِجْلَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي حُرِّمَ عَلَيْكُمْ (آل عمران، ۵۰)  
” اور تاکہ تمہارے لئے بعض ان چیزوں کو حلال کر دوں جو تم پر حرام کر دی گئی ہیں“

۳۔ زبور :- حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

۴۔ حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل شدہ صحیفے۔

۵۔ قرآن کریم :- جسکو اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی حضرت محمد ﷺ پر نازل

فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ (بقرہ، ۱۸۵)

” جو انسانوں کے لئے سراسر ہدایت ہے اور ایسی واضح تعلیمات پر

مشتمل ہے جو راہِ راست دکھانے والی ہے“

جسکی صفت اللہ تعالیٰ کے حسب ارشاد یہ ہے۔

مُصَلِّوًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيِّمًا عَلَيْهِ (مائدہ، ۴۸)

” جو سابقہ کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور ان کے مضامین پر

”مجھبان ہے“

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسکے ذریعہ سابقہ ساری کتابوں کو منسوخ فرمادیا اور تحریف و تبدیل کرنے والوں کے مکرو فریب اور چالوں سے حفاظت کا خود ذمہ لے لیا ہے ارشاد ہے۔

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (حجر، ۹)

”پیشک یہ ذکر (قرآن) اسکو ہم نے نازل کیا ہے اور ہم خود اسکے نگہبان

ہیں“

اور اس طور پر تاقیامت ساری امت کے لئے ایک دلیل اور حجت بن کر باقی و محفوظ

رہے گا اسکے علاوہ دوسری آسمانی کتابیں ایک عارضی اور محدود مدت تک کے لئے نازل ہوئی تھیں اور اسکے بعد آنے والی آسمانی کتابوں کے نزول سے منسوخ ہو گئیں اور انھوں نے اس میں جو تحریف و تبدیلی ہوئی تھی اسکی نشاندہی کی کیونکہ وہ کتابیں معصوم و محفوظ نہیں کی گئی تھیں جسکی وجہ سے تحریف اور زیادتی و کمی کا شکار ہوئیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

مِنَ الَّذِينَ هَادُوا يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ (نساء، ۴۶)

” جو لوگ یہودی بن گئے ہیں ان میں کچھ لوگ ہیں جو الفاظ کو ان کے

محل سے پھیر دیتے ہیں“

قَوْلٍ لِلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَذَا مِنْ

عِنْدِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ط قَوْلٍ لَهُمْ مِمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ

وَوَيْلٌ لَهُمْ مِمَّا يَكْسِبُونَ (بقرہ، ۷۹)

” پس ہلاکت اور تباہی ہے ان لوگوں کیلئے جو اپنے ہاتھوں سے کتاب شریعت لکھتے ہیں پھر لوگوں سے کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے آئی ہوئی ہے تاکہ اسکے معاوضے میں تھوڑا سا فائدہ حاصل کر لیں ان کے ہاتھوں کا لکھا بھی ان کے لئے تباہی کا سامان ہے اور ان کی یہ کمائی بھی ان کیلئے موجب ہلاکت ہے“

قُلْ مَنْ أَنْزَلَ الْكِتَابَ الَّذِي جَاءَ بِهِ مُوسَىٰ نُورًا وَهُدًى  
لِلنَّاسِ تَجْعَلُوهُ قِرَاءً طِينَسًا تَبْدُو نَهَا وَتُخْفُونَ كَثِيرًا

(انعام: ۹۱)

” ان سے پوچھئے وہ کتاب جسے موسیٰ لائے تھے جو تمام انسانوں کیلئے روشنی اور ہدایت تھی جسے تم پارہ پارہ کئے رکھتے ہو کچھ دکھاتے ہو اور بہت کچھ چھپاتے ہو“

مزید ارشاد ہے۔

وَأَنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيقًا يَلُونُ أَلْسِنَتَهُم بِالْكِتَابِ لِتَحْسَبُوهُ مِنَ الْكِتَابِ  
وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتَابِ ۚ وَيَقُولُونَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ  
اللَّهِ ۚ وَيَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۗ<sup>۷۸</sup> مَا كَانَ  
لِيشْرَ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ  
كُونُوا عِبَادًا لِي مِنْ دُونِ اللَّهِ (آل عمران، ۷۸، ۷۹)

” ان میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو کتاب پڑھتے ہوئے اس طرح زبان کا الٹ پھیر کرتے ہیں کہ تم سمجھو گے کہ جو کچھ وہ پڑھ رہے ہیں وہ کتاب ہی کی عبادت ہے حالانکہ وہ کتاب کی عبادت نہیں ہوتی اور وہ کہتے ہیں کہ یہ



جو کچھ ہم پڑھ رہے ہیں یہ خدا کی طرف سے ہے حالانکہ وہ خدا کی طرف سے نہیں ہوتا وہ جان بوجھ کر جھوٹ بات اللہ کی طرف منسوب کر رہے ہیں کسی انسان کا یہ کام نہیں ہے کہ اللہ تو اسکو کتاب اور حکمت اور نبوت عطا فرمائے اور وہ لوگوں سے کہے کہ تم اللہ کی بجائے میرے بندے بن جاؤ“

يَا هَلْ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِمَّا كُنْتُمْ تُخْفُونَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرًا ۖ (مائدہ ۱۵)

” اے اہل کتاب ہمارا رسول تمہارے پاس آگیا ہے جو کتاب الہی کی بہت سی ان باتوں کو تمہارے سامنے کھول رہا ہے جن پر تم پردہ ڈالا کرتے ہو اور درگزر کرتا ہے بہت چیزوں سے“

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۗ (مائدہ: ۷۱)

” یقیناً کفر کیا ان لوگوں نے جنہوں نے کہا کہ مسیح ابن مریم ہی خدا ہے“

تمام امت پر قرآن پاک اور اسکے ساتھ ساتھ رسول اللہ ﷺ سے ثابت شدہ احادیث صحیحہ کے مطابق فیصلہ کرنا واجب ہے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو تمام جن اور انسانوں کی طرف اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے اور آپ پر یہ قرآن پاک نازل فرمایا ہے تاکہ ان لوگوں کے درمیان فیصل اور حکمراں بنے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو دلوں کے لئے باعث شفاء ہر معاملہ کا عقدہ کشا اور اہل ایمان کے لئے سر تاپا ہدایت و رحمت بنا کر نازل کیا ہے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ :

وَهَذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (انعام، ۱۵۶)

” اور یہ برکت والی کتاب ہم نے نازل کی ہے پس تم اسکی پیروی کرو

اور تقویٰ کی روش اختیار کرو بعید نہیں کہ تم پر رحم کیا جائے“

مزید ارشاد باری ہے کہ :

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً  
وَبَشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ (نحل، ۸۹۰)

” ہم نے یہ کتاب تم پر نازل کی ہے جو ہر چیز کی صاف صاف وضاحت  
کرنے والی ہے اور ہدایت و رحمت اور بشارت ہے ان لوگوں کے لئے  
جنہوں نے سر تسلیم خم کر دیا“

اہل سنت والجماعت کا انبیاء علیہم السلام کے بارے میں عقیدہ

انبیاء علیہ السلام پر بھی جمل اور مفصل ہر دو طریقہ کا ایمان لانا ضروری ہے۔

مجملاً ہمارا یہ ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو ڈرانے اور خوش خبری دینے  
اور انکو حق کی طرف بلانے کے لئے اپنے رسول بھیجے پس جس نے رسول کی دعوت پر لبیک کہا  
وہ سعادت مند اور کامیاب ہو اور جس نے اُس کی مخالفت کی ناکامی و حسرت اس کا مقدر بن  
گئی جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ  
وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ (نحل، ۳۶)

” ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیج دیا اور اسکے ذریعے سب کو  
خبردار کر دیا کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کرو اور ٹاغوت کی بندگی سے بچو“

اور فرمایا کہ :

رُسُلًا مُّبْتَلِينَ وَمَنْذِرِينَ لِنَلَّأَ يَكُونَنَّ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةً  
بَعْدَ الرُّسُلِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا (نساء، ۱۶۵)

” یہ سارے رسول خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے بنا کر بھیجے  
گئے تھے تاکہ ان کو مبعوث کر دینے کے بعد لوگوں کے پاس اللہ کے

مقابلہ میں کوئی حجت نہ رہے اور اللہ بہر حال غالب رہنے والا اور حکیم و دانہ ہے۔“

اور ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام سب سے پہلے رسول ہیں اور حضرت محمد ﷺ خاتم الانبیاء والمرسلین ہیں۔

إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ (نساء، ۱۶۳)  
 ”ہم نے آپ کی طرف اسی طرح وحی بھیجی ہے جس طرح نوح اور ان کے بعد کے پیغمبروں کی طرف بھیجی تھی“ (نساء: ۱۶۳)  
 مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ (احزاب، ۴۰)

”اے لوگو! محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں مگر وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں“

آپ ﷺ کے بعد اب قیامت تک کیلئے اللہ تعالیٰ نے انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا اور جماعت انبیاء و رسولوں میں سب سے افضل حضرت محمد ﷺ ہیں اسکے بعد حضرت ابراہیم پھر حضرت موسیٰ پھر حضرت نوح علیہم السلام اسکے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ اسی طرح بعض رسولوں کو بعض پر فضیلت دی جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ (بقرہ، ۲۵۳)

”یہ حضرات (مرسلین ایسے ہیں) کہ ہم نے ان میں سے بعضوں پر بعضوں کو فوقیت بخشی ہے“

وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَنُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ ابْنِ مَرْيَمَ ۚ وَأَخَذْنَا مِيثَاقًا غَلِيظًا (احزاب، ۷)

”اور (اے نبی) یاد رکھے اس عہد و پیمانہ کو جو ہم نے سب پیغمبروں سے لیا ہے اور آپ سے بھی اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ و عیسیٰ ابن

مریم سے بھی سب سے ہم پختہ عملے چکے ہیں“  
 اور ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کی لائی ہوئی شریعت سابقہ سارے  
 رسولوں کی شریعت کی خوبیوں کی جامع اور سب پر مشتمل ہے اسکی دلیل  
 اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے :-

شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ  
 وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا  
 تَتَفَرَّقُوا فِيهِ (شوری، ۱۳۰)

” اس نے تمہارے لئے دین کا وہی طریقہ مقرر کیا ہے جس کا حکم اس  
 نے نوح کو دیا تھا اور جسے (اے محمد ﷺ!) اب آپ کی طرف ہم  
 نے وحی کے ذریعہ بھیجا ہے اور جسکی ہدایت ہم ابراہیم اور موسیٰ اور  
 عیسیٰ کو دے چکے ہیں۔ اُس تاکید کے ساتھ کہ اس دین کو قائم کرو  
 اور اس میں متفرق نہ ہو جاؤ“

اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ سارے انبیاء کرام اور رسل عظام بشر اور مخلوق تھے ان  
 کے اندر الوہیت اور ربوبیت کی صفات و خصائص بالکل نہیں پائی جاتی تھیں۔  
 سب سے پہلے حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَلَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبُ وَلَا أَقُولُ  
 إِنِّي مَلَكٌ (ہود، ۳۱)

” اور میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں۔ نہ  
 یہ کہتا ہوں کہ میں غیب کا علم رکھتا ہوں نہ میرا یہ دعویٰ ہے کہ میں  
 فرشتہ ہوں“

اور سب سے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا یہی حکم ہوتا ہے کہ یہ اعلان

کریں :-

لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ إِنِّي  
مَلَكٌ ۚ إِن تَبِعُوا إِلَّا مَا يُوْحَىٰ إِلَيَّ ۗ (انعام ۵۰)

میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں نہ میں غیب کا علم رکھتا  
ہوں اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ  
پر نازل کی جاتی ہیں۔

ہم کتاب کے آخر میں آپ ﷺ کی بعثت پر (روح المعانی تفسیر جو کہ حضرت آلوسی بغدادیؒ  
۱۲۰۰ھ کے امام اہل سنت ہیں میں جو فتویٰ شیخ ولی الدین عراقی کا نقل کریں گے اسے ضرور پڑھیں)

آگے مزید یہ بھی کہیں :

لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ (اعراف ۱۸۸)

” میں اپنی ذات کے لئے کسی نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتا اللہ ہی  
جو کچھ چاہتا ہے وہ ہوتا ہے“

اور پھر اس کا بھی حکم ہو۔

قُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَشَدًا ۚ قُلْ إِنِّي لَنْ يُجِيرَنِي مِنَ  
اللَّهِ أَحَدٌ ۗ وَلَنْ أَجِدَ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَدًا ۚ (جن ۲۲، ۲۱)

” آپ کہہ دیجئے میں تم لوگوں کے لئے نہ کسی نقصان کا اختیار رکھتا  
ہوں نہ کسی بھلائی کا آپ کہہ دیجئے مجھے اللہ کی گرفت سے کوئی  
نہیں بچا سکتا اور نہ میں اسکے دامن کے سوا کوئی جائے پناہ پا سکتا ہوں“

اور ہمارا ایمان ہے کہ یہ حضرات انبیاء و رسل اللہ کے بندوں میں سے ایسے منتخب  
بندے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے نبوت و رسالت سے مشرف فرمایا ہے اور ان کی وصف عبودیت و  
بندگی کو ان کا اعلیٰ مقام قرار دیا اور انکی تعریف کے ضمن میں اسکو ذکر فرمایا :

چنانچہ سب سے پہلے رسول حضرت نوح علیہ السلام کے بارے میں ارشاد باری ہے۔

ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ ۗ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا (اسراء ۳)  
” تم ان لوگوں کی اولاد ہو جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ کشتی پر  
سوار کیا تھا اور نوح ایک شکر گزار بندے تھے“

اور سب سے آخری رسول حضرت محمد ﷺ کے سلسلہ میں ارشاد ہے۔

تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا  
(فرقان، ۱)

” نہایت تبرک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر فرقان نازل کیا  
تاکہ سارے جہان والوں کے لئے خبردار کرنے والا ہو“

اور دوسرے رسولوں کے بارے میں بھی ارشاد باری ہے۔

وَأَذْكُرْ عَبْدَنَا إِبْرَاهِيمَ ۖ وَأَسْحَقَ وَيَعْقُوبَ أُولَى الْأَيْدِي  
وَالْأَبْصَارِ (ص، ۴۵)

” اور ہمارے بندوں ابراہیم اسحاق اور یعقوب کا ذکر کرو بڑی قوت  
عمل رکھنے والے اور دیدہ ور لوگ تھے“

وَأَذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُدَ ذَا الْأَيْدِي ۗ إِنَّهُ أَوَّابٌ (ص، ۱۷)

” اور ان کے سامنے ہمارے بندے داؤد کا قصہ بیان کیجئے جو بڑی  
قوتوں کے مالک تھے وہ تھے رجوع کرنے والے“

وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمَانَ ۗ نِعْمَ الْعَبْدُ ۗ إِنَّهُ أَوَّابٌ (ص، ۳۰)

” اور داؤد کو ہم نے سلیمان (جیسا بیٹا) عطا کیا بہترین بندہ کثرت سے  
اپنے رب کی طرف رجوع کرنے والا“

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں۔

إِنَّ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ (زخرف، ۵۹)

” حضرت عیسیٰ علیہ السلام (ابن مریم) اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ ایک  
 بندہ تھا جس پر ہم نے انعام کیا اور نبی اسرائیل کیلئے اپنی قدرت کا ایک  
 نمونہ بنا دیا“

اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے رسالت اور نبوت کے سلسلہ کو محمد ﷺ کی  
 بعثت و رسالت پر ختم فرمادیا ہے اور آپ کو تمام لوگوں کیلئے مبعوث فرمایا ہے اس کی دلیل خود  
 اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ  
 السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَإِلَهِ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ فَأَمِنُوا بِاللَّهِ  
 وَرَسُولِهِ النَّبِيُّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَتِهِ وَأَتَّبِعُوهُ  
 لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ (اعراف، ۱۵۸)

” (اے محمد) آپ کہہ دیجئے اے انسانوں میں تم سب کی طرف اس  
 خدا کا پیغمبر ہوں جو زمین اور آسمان کی بادشاہت کا مالک ہے اس کے  
 سوا کوئی معبود نہیں ہے وہی زندگی بخشتا ہے اور وہی موت دیتا ہے  
 پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اسکے بھیجے ہوئے نبی امی پر جو اللہ اور اس کے  
 ارشادات کو مانتا ہے اور اسکی پیروی اختیار کرو امید ہے کہ تم راہ  
 راست پا لو گے“

اور ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ آپ ﷺ کی لائے ہوئی شریعت وہی اسلامی دین و  
 شریعت ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے منتخب اور پسند فرمایا ہے اور اسکے علاوہ  
 کوئی دین و شریعت اسکے نزدیک قابل قبول نہیں چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ (آل عمران، ۱۹)

” اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے“

الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ  
لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا (مائدہ، ۳)

” آج ہم نے آپ کے دین کو آپ کے لئے مکمل کر دیا ہے اور اپنی  
نعمت آپ پر تمام کر دی اور آپ کے لئے اسلام کو آپ کے دین کی  
حیثیت سے قبول کر لیا“

مزید ارشاد ہے

وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ  
الْخَاسِرِينَ (آل عمران، ۸۵)

” جو شخص اسلام کے سوا کوئی اور طریقہ اختیار کرنا چاہے اس کا وہ  
طریقہ ہرگز قبول نہ کیا جاوے گا اور آخرت میں وہ ناکام و نامراد رہے گا“

اور جو شخص آج یہ خیال رکھے کہ دین اسلام کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے ہاں یہودیت یا  
عیسائیت یا اس کے علاوہ کوئی اور دین معتبر یا مقبول ہے تو اس کو ہم کافر سمجھتے ہیں اس سے توبہ  
کرائی جائے ورنہ مُرْتَد اور منکر قرآن سمجھ کر اس کو قتل کر دیا جائے۔ اور جو شخص محمد ﷺ کی  
ساری کائنات و انسانیت کے لئے بعثت کا انکار کرے تو ہم اس کو سارے انبیاء اور رسل کا منکر  
بلکہ اس رسول کا بھی منکر سمجھتے ہیں جسکی رسالت کا وہ اپنے کو قائل و متبع کہتا ہے کیونکہ اللہ  
تعالیٰ کا ارشاد ہے

كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ (شعراء، ۱۰۵۰)  
” اور قوم نوح نے رسولوں کو جھٹلایا“

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قوم نوح کو سارے انبیاء و مرسلین کا منکر اور تکذیب کرنے والا  
ٹھہرا یا ہے جبکہ نوح علیہ السلام سے پہلے کوئی رسول نہیں آیا۔  
اللہ تعالیٰ کا مزید ارشاد ہے



إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيُرِيدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ  
 وَرُسُلِهِ وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنُكْفِرُ بِبَعْضٍ وَيُرِيدُونَ أَنْ  
 يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا أُولَئِكَ هُمُ الْكٰفِرُونَ حَقًّا ۗ وَاعْتَدْنَا  
 لِلْكَٰفِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا (نساء، ۱۵۰، ۱۵۱)

”جو لوگ اللہ اور اسکے رسولوں سے کفر کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ  
 اور اس کے رسولوں کے درمیان تفریق کریں اور کہتے ہیں کہ ہم کسی کو  
 مانیں گے اور کسی کو نہ مانیں گے اور کفر و ایمان کے بیچ میں ایک راہ  
 نکالنے کا ارادہ رکھتے ہیں وہ سب بکے کافر ہیں اور ایسے کافروں کے لئے  
 ہم نے وہ سزا تیار کر رکھی ہے جو انھیں ذلیل و خوار کر دینے والی ہوگی“

اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ محمد ﷺ کی بعثت و رسالت کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا  
 (آپ خاتم الانبیاء سید المرسلین امام الاتقیاء ہیں) جس نے آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا  
 یا کسی مدعی نبوت کی تصدیق کی وہ بلاشبہ کافر ہے کیونکہ وہ اللہ اور اس کے رسول اور امت  
 اسلامیہ کے اجماع کا منکر ہے۔

اور ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے کچھ صحابہ خلفاء راشدین ہیں جو کہ آپ کی  
 امت میں علم و دعوت اور خلافت میں آپ کے صحیح جانشین ہوئے ان میں سب سے افضل  
 اور خلافت کے اولین مستحق حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر حضرت عمر بن  
 خطابؓ پھر حضرت عثمان بن عفانؓ اور پھر حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں  
 اور اس طرح سے خلافت میں وہی ترتیب مراتب رہی جو کہ فضل و کمال میں مراتب  
 درجات تھے اور اللہ تعالیٰ کو کیسے یہ بات زیب دے سکتی ہے (جبکہ اسکا ہر کام غیر معمولی  
 حکمتوں پر مبنی اور مشتمل ہے) کہ وہ خیر القرون میں کسی شخص کو خلافت سے نوازدیں باوجود یہ  
 کہ اس سے اعلیٰ اور ارفع اور خلافت کے زیادہ مستحق اشخاص موجود ہیں۔

ایک سچا مومن اہل ایمان کو دوست رکھتا ہے ان سے محبت کرتا ہے اور کفار (مشرکین) سے بغض رکھتا ہے اور ان سے دشمنی کرتا ہے اس امت کے تمام مومنوں کی صف اول میں رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کرام ہیں اہل سنت والجماعت ان سے محبت رکھتے ہیں ان کو دل سے چاہتے ہیں اور اس بات کا اعتقاد رکھتے ہیں کہ انبیاء کے بعد وہ بہترین انسان ہیں اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خیر القرون قرنی ثم الذین یلو نهم ثم الذین یلو نهم یعنی تمام صدیوں میں سب سے بہتر صدی (یعنی زمانہ) ہماری ہے اسکے بعد جو لوگ ہونگے پھر اسکے بات جو لوگ ہونگے صحابہ کے درمیان آپس میں جو اختلافات رونما ہوئے ان کے بارے میں اہل سنت والجماعت نے سکوت اختیار کرنے کا موقف اختیار کیا ہے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ انھوں نے اجتہاد سے کام لیا لہذا جن کا اجتہاد صحیح تھا ان کو دودھرا اجر ملے گا اور جن کا اجتہاد صحیح نہ تھا ان کو ایک اجر ملے گا اسی طرح اہل سنت والجماعت اہل بیت سے بھی محبت رکھتے ہیں اور ان سے انتہائی اپنائیت اور انس محسوس کرتے ہیں اور تمام ازواج مطہرات کے ساتھ بھی انتہائی تعظیم اور احترام کے جذبے کے ساتھ محبت رکھتے ہیں اور ان کو تمام اہل ایمان کی مائیں سمجھتے ہیں اور ان سب کے لئے اللہ تعالیٰ سے رضا طلبی کی دعا کرتے ہیں اور روافض کے طریقے سے برائت کا اظہار کرتے ہیں جو اصحاب رسول سے بغض رکھتے ہیں اور انکو گالیاں دیتے ہیں اور اہل بیت کی محبت میں غلو سے کام لیتے ہیں اور ان کو اللہ تعالیٰ نے جو مقام عشا ہے اس سے اوپر اٹھاتے ہیں اور اسی طرح اہل سنت والجماعت نواصب کے طریقے سے بھی بیزاری کا اظہار کرتے ہیں جو کہ اپنے قول یا عمل سے اہل بیت کو تکلیف پہنچاتے ہیں۔

صحابہ کے بارے میں اسلامی عقیدہ امام ابو الحسن اشعریؒ التوفی ۳۳۳ھ نے لکھا ہے کہ تمام صحابہ حق پر قائم ہیں اور جنتی ہیں تمام صحابہ ائمہ ہیں دین میں امین ہیں ان پر کوئی حسد نہیں ہے ایک سنی مسلمان کیلئے سنت پر عمل کا تقاضہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت و عقیدت رکھی جائے ان کے محاسن بیان کئے جائیں۔ ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے

رحمت و بخشش کی دعا کی جائے اور ان کی شان میں کوئی نازیبا بات نہ کہی جائے۔ اور ساتھ ہی ان کے افضل امت ہونے کا اعتقاد رکھا جائے۔ صحابہ کے بارے میں نیک گمان اور اچھا عقیدہ رکھنا اہلسنت والجماعت کا شعار ہے۔

اور ہم اس کا اعتقاد رکھتے ہیں کہ یہ امت (امت محمدیہ) اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہترین اور سب سے زیادہ عزت و منزلت والی امت ہے اسکی دلیل خود ارشاد باری تعالیٰ ہے

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ  
عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ (آل عمران، ۱۱۰)

”تم لوگ بہترین جماعت ہو جو لوگوں کے لئے پیدا کی گئی ہے تم  
بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان  
رکھتے ہو“

اور ہم اس کو بھی تسلیم کرتے ہیں کہ اس امت کے بہترین لوگ صحابہ کرام ہیں پھر  
تابعین عظام ان کے بعد تبع تابعین ہیں۔

اس مختصراً یا مفصل بیان میں جو کچھ ہم نے لکھا ہے یہ صحیح اسلامی عقیدہ ہے اسکے  
ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول محمد ﷺ کو بھیجا ہے یعنی فرقہ ناجیہ یعنی اہلسنت والجماعت کا  
طریقہ ہے۔ جسکے بارے میں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ :

لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللَّهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَدَّلَهُمْ  
أَوْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ عَلَى النَّاسِ

(مسلم ص: ۱۴۳ ج ۲)

”میری امت میں برابر ایک گروہ حق پر قائم رہے گا جسکو اللہ کی تائید  
حاصل ہوگی لوگ ان کا ساتھ چھوڑ کر ان کو نقصان نہیں پہنچا سکیں  
گے تا آنکہ اللہ تعالیٰ کا حکم (قیامت) آئے پہنچے“

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ :

یہود اکثر فرقوں میں تقسیم ہوئے اور نصاریٰ بہتر فرقوں میں بٹے اور یہ امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی سب کے سب دوزخی ہونگے سوائے ایک کے۔ صحابہ نے عرض کیا وہ کونسا فرقہ ہوگا اے اللہ کے رسول؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ میرے اور میرے صحابہ کے طریقہ پر ہوگا۔

یہی وہ عقیدہ ہے جس پر ہمیشہ مضبوطی سے قائم و دائم رہنا چاہئے اور اسکی خلاف درزی سے ڈرتے رہنا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کے متعلق یہ فرماتے ہیں۔

لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ أُولَئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوا وَ كَلَّا وَعَدَّ اللَّهُ الْحُسْنَى (حديد، ۱۰)

” تم میں سے جو لوگ فتح (مکہ) سے قبل ہی خرچ کر چکے ہیں اور لڑ چکے ہیں (وہ ان کے برابر نہیں جو بعد فتح لڑے اور خرچ کیا) وہ لوگ درجہ میں بڑھے ہوئے ہیں ان لوگوں سے جنہوں نے بعد کو خرچ کیا اور جہاد کیا۔ اور اللہ نے بھلائی کا وعدہ تو سبھی سے کر رکھا ہے“

نیز ان کے متعلق مزید ارشاد ہے :

وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ (حشر، ۱۰)

” اور ان لوگوں کا (بھی حق ہے) جو ان کے بعد آئے (اور وہ) یہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ہمارے دلوں میں

ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ ہونے دے اے ہمارے پروردگار  
تو یواشقیق ہے مرہان ہے“

## اہل سنت والجماعت کا موت اور

### اس کے بعد کے امور کے بارے میں عقیدہ

موت کے بعد پیش آنے والے تمام امور غیب جن کی اللہ اور اسکے رسول نے خبر دی ہے ان سب پر ایمان لانا ایمان بالآخرۃ میں شامل ہے۔ مثلاً ہم یومِ آخرت یعنی قیامت پر پورے یقین رکھتے ہیں جسکے بعد کوئی دن نہ ہو گا لوگ دوبارہ جنت یا جہنم میں جانے کیلئے انھیں گے چنانچہ ہم دوبارہ زندہ ہونے پر یقین رکھتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ مردوں کو اسرافیل کے دوبارہ صور پھونکنے پر زندہ کریں گے۔

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ

شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ (زمر، ۶۸)

”اور صور پھونکا جائے گا تو ان سب کے ہوش اُڑ جائیں گے جو آسمانوں اور

زمین میں ہیں۔ جزا اسکے جس کو اللہ چاہے۔ پھر دوبارہ صور پھونکا جائے

گا تو دفعۃً سب اُٹھ کھڑے ہوں گے دیکھتے بھالتے ہوئے“

چنانچہ لوگ اپنی اپنی قبروں سے ننگے پیر، ننگے جسم بغیر ختنہ کے رب العالمین کی

طرف جانے کیلئے اُٹھ کھڑے ہوں گے جیسا کہ ارشاد ہے

كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعَدَا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ

(انبیاء، ۱۰۴)

”جس طرح ہم نے اول بار پیدا کرنے کے وقت ابتداء کی تھی اسی

طرح اسے دوبارہ پیدا کر دیں گے یہ ہمارے ذمہ وعدہ ہے۔ ہم

ضرور اسے کر کے رہیں گے“

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت سمعت رسول اللہ ﷺ يقول يحشر الناس يوم القيمة حفاة عراة غرلاً قلت يا رسول اللہ الرجال والنساء جميعاً ينظر بعضهم الى بعض فقال يا عائشة الامر اشد من ان ينظر بعضهم الى بعض .

متفق عليه (بخاری . مسلم) حوالہ : مشکوٰۃ صفحہ ۴۸۳ باب الحشر  
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ کہتے سنا ہے کہ قیامت کے دن لوگ برہنہ اور ننگے پاؤں اور بغیر خطنہ کے اٹھائے جائیں گے میں نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ مرد اور عورتیں سب کے سب ایک دوسرے کو دیکھے گے فرمایا اے عائشہ معاملہ ایک دوسرے کے دیکھنے سے زیادہ شدید ہوگا۔ یعنی کوئی کسی کو دیکھ نہ سکے گا۔

اور ہم نامہ اعمال پر پورا یقین رکھتے ہیں جو کہ داہنے ہاتھ میں یا پشت کی جانب سے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ ارشاد ہے

فَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ ۖ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا ۗ وَ  
يُنْقَلَبُ إِلَىٰ أَهْلِهِ مَسْرُورًا ۗ وَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ  
ۙ فَسَوْفَ يَدْعُوا ثُبُورًا ۗ وَيَصْلِي سَعِيرًا ۗ ۱۲ (انشقاق  
۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲)

” تو جس کسی کا نامہ اعمال اسکے داہنے ہاتھ میں ملے گا سو اس سے آسان حساب لیا جائے گا اور وہ اپنے گھر والوں کے پاس خوش خوش لوٹ کر آئے گا اور جس کسی کا نامہ اعمال اسکی پیٹھ کے پیچھے سے ملے گا سو وہ موت کو پکارے گا اور جہنم میں پڑے گا“

مزید ارشاد ہے :

وَكُلُّ إِنْسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَبْعَهُ فِي عُنُقِهِ ط وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
 كِتَابًا يَلْقَاهُ مَنْشُورًا اِقْرَأْ كِتَابَكَ ط كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ  
 حِسَابًا ط (اسراء: ۱۳، ۱۴)

”اور ہر انسان کا عمل ہم نے اسکے گلے کا ہار کر رکھا ہے اور اسکے  
 واسطے قیامت کے دن ہم (اسکا) نامہء اعمال نکال کر سامنے کر  
 دیں گے جس کو وہ کھلا ہوا دیکھ لے گا“

اور ہم میزان پر ایمان رکھتے ہیں جو قیامت میں رکھا جائے گا اور کسی پر ذرہ برابر ظلم و  
 زیادتی نہ ہوگی۔

فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ  
 (زلزال ۷، ۸)

”سو جو کوئی بھی ذرہ برابر بھی نیکی کرے گا اسے خود دیکھ لے گا اور جس  
 کسی نے ذرہ بھر بھی بدی کی ہوگی اسے بھی وہ دیکھ لے گا“

فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ  
 فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فِي جَهَنَّمَ خَالِدُونَ تَلْفَحُ وَجُو  
 هُهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ (مومنون ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴)

”البتہ جس کسی کا (نیکی کا) پلہ بھاری ہوگا تو ایسے ہی لوگ تو کامیاب  
 ہوں گے اور جس کسی کا پلہ ہلکا ہوگا سو یہ لوگ وہ ہوں گے جنہوں نے اپنا  
 نقصان کر لیا اور جہنم میں ہمیشہ کیلئے رہیں گے۔ ان کے چروں کو آگ  
 جھلتی ہوگی اور اس میں ان کے منہ بجھوے ہوئے ہوں گے“

مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ مَثَالِهَا وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا  
 يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ (انعام ۱۶۰)

”جو نیکی لے کر آئے گا اسکو اسکے مثل دس (نیکیاں) ملیں گی اور جو

کوئی بدی لے کر آئے گا اسکو بس اسکے برابر ہی بدلہ ملے گا اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا“

اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ شفاعت کبریٰ رسول اللہ ﷺ کیلئے خاص ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حضور اس کی اجازت سے شفاعت کریں گے تاکہ خدا اپنے بندوں کے حساب و کتاب کا فیصلہ صادر فرمائے جبکہ لوگوں کا اضطراب اور پریشانیاں ناقابل برداشت ہو جائیں گی چنانچہ لوگ حضرت آدمؑ پھر حضرت نوحؑ پھر حضرت ابراہیمؑ پھر حضرت موسیٰؑ پھر حضرت عیسیٰ علیہم السلام در پھر آخر میں حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔

اور اسی طرح ہم دیگر انبیاء کرام ملائکہ اور صالح مومنین کی شفاعت کے قائل ہیں ان مسلمانوں کیلئے جو دوزخ میں داخل ہوں گے تاکہ اس سے نکالے جائیں اور ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے مومنین کی ایک بڑی تعداد کو بغیر کسی سفارش کے دوزخ سے نکالے گا۔

اور ہم رسول اللہ ﷺ کے حوض کوثر پر پورا یقین رکھتے ہیں۔ جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ شیریں، اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہو گا اسکی لمبائی، چوڑائی ایک ماہ کی مسافت کے بقدر ہوگی اسکے پیالے حُسن و جمال میں آسمان کے تاروں کی طرح ہوں گے اور امت محمدیہ کے مومنین وہاں کثرت سے آنے والے ہوں گے جو بھی اس کا پانی پی لے گا کبھی دوبارہ پیاسا نہیں ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے روز میری امت کے لوگ پانی پینے کیلئے آئیں گے وہاں سے ایک گروہ کو میرے پاس آنے سے روک دیا جائے گا میں عرض کروں گا اے پروردگار یہ تو میرا امتی ہے ایک فرشتہ جواب دے گا کہ آپ نہیں جانتے کہ جو اُسے آپ کے بعد دین میں نئی نئی بدعتیں ایجاد کی ہیں دوسری روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ فرشتہ کا جواب سن کر آپ کہیں گے کہ دوری ہو دوری ہو ان لوگوں کیلئے جنہوں نے دین میں تبدیلیاں کر دیں۔ (صحیح مسلم کتاب الطہارۃ)

اور ہم ہل صراط کا پورا یقین رکھتے ہیں جو کہ جہنم پر بنایا جائے گا جس پر لوگ اس رفتار



سے گزریں گے جیسا کہ دنیا میں ان کا عمل رہا ہو گا تو کوئی جحلی کی طرح پلک جھپکتے میں نہایت تیزی سے گزر جائے گا پھر کچھ لوگ ہو اکی طرح تیز رفتاری سے گزریں گے پھر پرندوں کی طرح گزریں گے۔ پھر سواری کی طرح تیز دوڑ کر نکل جائیں گے اس وقت نبی کریم ﷺ (پہلے صراط کے) پہلو میں تشریف فرما ہوں گے اور یہ دعا کرتے ہوں گے اے اللہ! سلامت رکھ سلامت رکھ اور جب بندوں کے اعمال کمزور پڑ جائیں گے (اور گزرنے کا شور ہو جائے گا) تو آخر میں ایسے افراد آئیں گے جو نرین کے بل برکتے ہوں گے۔ پہلی صراط کے دونوں کناروں پر کچھ کانٹے اور آکنڈے لٹکے ہوں گے اور حکم الہی کے تابع ہوں گے جسکو پکڑنے کا حکم ہو گا اسکو پکڑ لیں گے جس شخص کے صرف خراش لگ جائے گی وہ ناجی ہو گا اور بعض لوگ دوزخ میں گرا دئے جائیں گے۔

اسی طرح ہم علامات قیامت پر بھی پورا ایمان رکھتے ہیں۔ مثلاً دجال کا ظاہر ہونا پھر دجال سے جہاد کے لئے عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اتر کر اسے قتل کرنا یاجوج ماجوج کا نکلنا، دابۃ الارض کا نمودار ہونا، آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا، اور اسی قسم کی دیگر نشانیاں جو صحیح سند سے ثابت ہیں۔

ف: عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور دجال کو قتل کریں گے جیسا کہ صحیح مسلم کتاب الفتن و اثر الہدایۃ باب ذکر الدجال (۲۹۳۷) کے تحت نواس بن سمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حدیث کے الفاظ ہیں: یطلبہ حتی یدرکہ باب لدینکلہ "عیسیٰ علیہ السلام دجال کو تلاش کریں گے یہاں تک کہ "باب لد" کے پاس پا کر اسے قتل کر دیں گے۔

اور ہم یوم آخرت کے سلسلے میں جو کچھ بھی قرآن و سنت میں وارد ہوا ہے اسکو تہہ دل سے تسلیم کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس دن کی ہولناکی سے نجات دے اور ہماری مدد فرمائے۔

اور ہم اہل جنت کے جنت میں داخلہ کی سفارش کو نبی کریم ﷺ کیلئے برحق مانتے ہیں اور ہم جنت اور دوزخ پر ایمان کامل رکھتے ہیں جنت نعمتوں کا گھر ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے مومنین اور متقین کیلئے تیار کر رکھا ہے جس میں طرح طرح کی نعمتیں ہیں جسے نہ تو کسی آنکھ

نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گزرا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءُ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (سجدة، ۱۷۰)

”سو کسی کو علم نہیں جو جو (سامان) آنکھوں کی ٹھنڈک کا ان کے لئے (خزانہ غیب میں) مخفی ہے یہ صلہ ہے ان کے نیک اعمال کا“

اور دوزخِ عذابوں کا گھر ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے کافروں اور ظالموں کے لئے بنایا ہے جس میں طرح طرح کا عذاب اور سزائیں ہیں جن کا انسان تصور بھی نہیں کر سکتا ارشاد ہے۔

إِنَّا عْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَإِنْ يَسْتَعِينُوا يَغَاثُوا بِمَا ءِ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهُ بِنَسِ الشَّرَابِ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا (کہف، ۲۹)

”ہم نے ظالموں کیلئے آگ تیار کر رکھی ہے اس کی قاتیں ان کو گھیرے ہوئے ہو گئی اور اگر وہ فریاد کریں گے تو ان کی فریاد سی ایسے پانی سے کی جائے گی جو تیل کی تپھٹ کی طرح ہو گا چروں کو بھون ڈالے گا کیسا برا ہو گا وہ پانی اور کیسی بری ہو گی وہ جگہ“

اور جنت و جہنم اس وقت بھی موجود ہیں اور ہمیشہ ہمیشہ رہیں گی۔

وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا قَدْ أَحْسَنَ اللَّهُ لَهُ رِزْقًا (طلاق، ۱۱)

”اور جو کوئی اللہ پر ایمان لائے گا اور نیک عمل کرے گا اللہ اسے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہو گی ان میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے بیٹھک اللہ نے ایسے شخص کو بہت ہی اچھی روزی دی ہے“

إِنَّ اللَّهَ لَعَنَ الْكُفْرِينَ وَآعَدَ لَهُمْ سَعِيرًا خَلِيدِينَ فِيهَا أَبَدًا لَا  
يَجِدُونَ فِيهَا وِلْيًا وَلَا نَصِيرًا يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ  
يَلَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَ (احزاب، ۶۴، ۶۵، ۶۶)

” پھک اللہ نے کافروں کو رحمت سے دور کر دیا ہے اور ان کیلئے  
دوزخ تیار کر دی ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے نہ کوئی یار  
پائیں گے نہ کوئی مددگار۔ جس روز ان کے چہرے آگ میں الٹ  
پلٹ کئے جائیں گے وہ یوں کہیں گے کہ کاش ہم نے اللہ تعالیٰ کی  
اطاعت کی ہوتی اور رسول کی اطاعت کی ہوتی“

اور ہم اس شخص کے جنتی ہونے کی گواہی دیتے ہیں جسکو قرآن و سنت نے نام ہمام  
جنتی بتایا ہے یا صفات کے ساتھ نشانہ ہی کی ہے۔

چنانچہ نام کے ساتھ حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت  
علی المرتضیٰؓ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) اور ان کے علاوہ جن کا رسول ﷺ نے نام لیا ہے  
یعنی (عشرہ مبشرہ) اور انھیں جنت کی خوشخبری دی ہے، ہم ان سب کے جنتی ہونے پر  
گواہی دیتے ہیں اور صفات کے ساتھ ہر مومن اور متقی کیلئے گواہی دیتے ہیں۔

اور ہم اس شخص کے دوزخی ہونے کی گواہی دیتے ہیں جسکو قرآن و سنت نے نام سے یا  
اوصاف سے دوزخی قرار دیا ہے۔

نام کے تعین کے ساتھ ابولسب اور عمرو بن لُحی الخزاعی وغیرہ کے دوزخی ہونے کی  
گواہی دیتے ہیں اور اوصاف کی بناء پر ہر کافر اور شرک اکبر کے مرتکب اور منافق کے دوزخی  
ہونے کی گواہی دیتے ہیں۔

اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ حج اور جہاد کا حکم ہر امام کے ساتھ باقی ہے۔ خواہ وہ اچھا ہو  
یا برا اسی طرح ان کے پیچھے جمعہ کی نماز بھی درست ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے  
روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب سے اللہ عزوجل نے مجھے مبعوث فرمایا ہے

اس وقت سے لیکر جہاد کا فریضہ اس وقت تک باقی رہے گا جب تک کہ میری امت کے آخری لوگ دجال سے قتال نہ کر لیں، کسی ظالم کا ظلم، یا کسی انصاف پرور کا انصاف اس فریضہ کو ختم نہیں کر سکتا، (اچھا وہ یہاں سے مراد یہاں عملی ہے نہ کہ اعتقادی کیونکہ اعتقادی بدی کفر ہے اور اعتقادی بدعتی کافر ہے)۔

اور ہم قبر کی آزمائش آرام و راحت منکر نکیر کے سوالات کو برحق مانتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور دین اور رسول ﷺ کے متعلق کئے جائیں گے اور ہم عذاب قبر کو برحق مانتے ہیں اور اس کے انکار کرنے والے کو کافر اور مرتد جانتے ہیں۔

اسی طرح ہم کافروں، مشرکوں، اور ظالموں کیلئے عذاب قبر کے قائل ہیں اور اس پر یقین رکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ لِي غَمْرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُوٓا  
 اَيْدِيهِمْ اٰخِرِ جَوْا اَنْفُسَكُمْ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا  
 كُنْتُمْ تَفْؤُونَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرِ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ آيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ  
 (انعام، ۹۳)

”کاش آپ اس وقت دیکھیں جب (یہ) ظالم موت کی سختیوں میں ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ (ان کی طرف) بڑھا رہے ہوں کہ اپنی جانیں جلد نکالو آج تمہیں ذلت کا عذاب ملے گا اس سبب سے کہ تم اللہ پر جھوٹ اور اللہ کے ذمہ ناحق باتیں جوڑا کرتے تھے اور تم اللہ کی نشانیوں کے مقابلہ میں تکبر کیا کرتے تھے“

جبکہ مومنین کے بارے میں ارشاد ہے۔

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي  
 الْاٰخِرَةِ (ابراہیم، ۲۷)

”اللہ ایمان والوں کو اس کی بات سے مضبوط رکھتا ہے دنیوی زندگی میں (بھی) اور آخرت میں (بھی)“

جسکے جواب میں مسلمان کہے گا ہمارا رب اللہ ہے اور ہمارا دین اسلام ہے اور ہمارے نبی محمد ﷺ ہیں اور کفار اور منافقین اس کے جواب میں کہیں گے ”ہم کچھ نہیں جانتے لوگوں کو ہم نے سنا تھا کہ کچھ کہا کرتے تھے تو ہم نے بھی کہہ دیا۔  
مومنین کے بارے میں مزید فرمایا کہ

الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ اَدْخُلُوا  
الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (نحل، ۳۲)

(یعنی وہ لوگ) جن کی روحیں فرشتے قبض کرتے ہیں اس حال میں  
کہ وہ پاک ہوتے ہیں (فرشتے) کہتے جاتے ہیں تم پر سلام ہو تم اپنے  
اعمال کی سبب جنت میں داخل ہو جاؤ“

اس سلسلہ میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں جو کہ مشہور و معروف ہیں چنانچہ ان نبی باتوں  
کے متعلق ایک مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ جو کچھ کتاب و سنت سے ثابت ہے اس پر ایمان و  
یقین رکھے اور دنیا میں جو کچھ مشاہدہ کر رہا ہے اس سے ٹکراؤ کی شکل نہ پیدا کرے کیونکہ  
دنیاوی امور کو آخرت و نبی چیزوں پر غیر معمولی فرق ہونے کی وجہ سے قیاس نہیں کیا جاسکتا  
ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی مددگار ہے۔

## اہل سنت و الجماعت کا تقدیر کے بارے میں عقیدہ

اہل سنت و الجماعت اچھی اور بری تقدیر پر پورا ایمان و یقین رکھتے ہیں اور وہ اس طور پر کہ  
اللہ تعالیٰ نے کائنات کی ہر چیز کا (اس کے وجود سے قبل) اپنے ساتھ علم و حکمت کے مطابق  
اندازہ مقرر فرمایا ہے۔

تقدیر الہی کے چار مرتبے اور درجات ہیں :

پہلا مرتبہ: ”علم“ ہے چنانچہ ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کائنات کی ہر چیز سے باخبر ہے اور جو کچھ بھی ہو چکا ہے اور جو کچھ بھی آئندہ ہونے والا ہے ان سب چیزوں کا علم اللہ تعالیٰ کو ازل وابد سے حاصل ہے اسکے علم میں جمل کا کوئی شائبہ نہیں کہ تجدید کی ضرورت پیش آئے اور نہ تو اس کے علم میں سوو نسیان کا کوئی خطرہ درپیش ہے کہ دوبارہ حصول علم کی حاجت ہو دوسرا مرتبہ: کلمات (یعنی نوشتہ تقدیر) ہے چنانچہ ہمارا ایمان کامل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ میں قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے اسکو لکھ دیا ہے۔  
خود اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّ ذَلِكَ فِي كِتَابٍ إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ (حج، ۷۰)

”کیا تم نہیں جانتے کہ آسمان و زمین کی ہر چیز اللہ کے علم میں ہے سب کچھ ایک کتاب میں درج ہے اللہ کیلئے یہ کچھ مشکل بھی نہیں ہے“

تیسرا مرتبہ: ”مشیتِ الہی“ ہے چنانچہ ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب مشیتِ الہی کا نتیجہ ہے پس وہی کچھ ہو جو اللہ نے چاہا اور جو اللہ نے نہیں چاہا وہ نہیں ہو جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ ہونے والا ہے اللہ کو اسکا علم حاصل ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے حال احوال خوب اچھی طرح جانتا ہے انکے رزق انکی عمریں انکے سارے اعمال اور دوسرے تمام امور کا اسکو پورا علم حاصل ہے۔ اور اس پر کوئی چیز مخفی نہیں ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (انفال: ۷۵)

”در حقیقت اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے“ (انفال: ۷۵)

مزید ارشاد فرمایا کہ

لَتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ

شَيْءٍ عِلْمًا (طلاق، ۱۲)

”تا کہ تم جان لو اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور یہ کہ اس کا علم ہر چیز

پر محیط ہے“

دوسری بات یہ کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ کرنے کا فیصلہ کیا اور جو کچھ

مقدر فرمایا سب کو تقدیر میں لکھ دیا ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْأَرْضُ مِنْهُمْ وَعِنْدَنَا كِتَابٌ حَفِيظٌ (ق، ۴)

”زمین ان کے جسم سے جو کچھ کھاتی ہے وہ سب ہمارے علم میں ہے

اور ہمارے پاس ایک کتاب میں سب کچھ محفوظ ہے“

مزید ارشاد فرمایا کہ

وَكُلُّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُّبِينٍ (يسين، ۱۲)

”اور ہر چیز کو ہم نے ایک کھلی کتاب میں درج کر رکھا ہے“

چوتھا مرتبہ: ”تخلیق“ چنانچہ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ ہی نے تمام موجودات کو وجود

عطا ہے اسکے علاوہ کوئی خالق اور پروردگار نہیں ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے

اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ لَهُ مَقَالِدُ

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ (زمر، ۶۲، ۶۳)

”اللہ ہر چیز کا خالق ہے اور ہر چیز پر نگہبان ہے آسمانوں اور زمین کے

خزانوں کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں“

مزید ارشاد باری تعالیٰ ہے

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرِ اللَّهِ  
يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَاتَىٰ تَوْفِيقُونَ (فاطر، ۳)

” اے لوگو! تم پر اللہ کے جو انعامات ہیں انھیں یاد کرو کیا اللہ کے سوا کوئی اور بھی خالق ہے جو تمہیں آسمان و زمین سے روزی دیتا ہو کوئی خالق اس کے سوا نہیں پس تم کمال لے جا رہے ہو“

ارشاد باری تعالیٰ ہے

إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُشَاءُ (حج، ۱۸)

” اللہ تعالیٰ کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے“

اور فرمایا

إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذْ أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ (يسين، ۸۲)

” اس کی تویہ شان ہے کہ وہ جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے۔ تو اتنا ہی حکم

دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے“

مزید ارشاد ہے

وَمَا تَشَاءُ وَاِنْ اِلَّا اَنْ يُشَاءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ (كورت، ۲۹)

” اور تمہارے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا جب تک کہ اللہ رب

العالمین نہ چاہے“

یہ چاروں مذکورہ مراتب اور درجوں میں سب چیزیں شامل و داخل ہیں خواہ بذات

خود اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوں یا بندوں کی طرف سے صادر ہوں چنانچہ بندوں سے جو بھی

اقوال و افعال صادر ہوتے ہیں یا ترک کئے جاتے ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کے یہاں معلوم اور

مکتوب ہیں اور اللہ کی مشیت اور تخلیق کے بعد ہی ہوتے ہیں۔



لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَقِيمَ وَمَاتَشَاءَ وَنَ الْآ أَنْ يُشَاءَ اللَّهُ  
رَبُّ الْعَالَمِينَ (كورت، ۲۸، ۲۹)

” (یہ قرآن نصیحت ہے) اس کے لئے جو تم میں سے سیدھا چلنا  
چاہے اور تم توجہ ہی چاہو کہ اللہ چاہے جو سارے جہاں کا مالک ہے“  
وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا فَعَلُوهُ فَذَرَهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ (انعام، ۱۳۷)  
” اگر اللہ چاہتا تو یہ ایسا نہ کرتے۔ لہذا انھیں چھوڑ دو کہ اپنی  
افترا پر دازیوں میں لگے رہیں“

وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَفْتَلَوْا لَفَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ (بقرہ ۲۵۳)  
” ہاں اگر اللہ چاہتا تو وہ ہر گز نہ لڑتے مگر اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے“  
وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ (صفت، ۹۶)

” اللہ ہی نے تم کو پیدا کیا ہے اور ان چیزوں کو بھی جنہیں تم بہاتے ہو“  
لیکن اسکے باوجود ہم پورا یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو اختیار دے رکھا ہے  
جسکی وجہ سے کوئی کام کرتا یا اس سے باز رہتا ہے اسکی دلیل کہ بندے کے کام اپنی قدرت و  
اختیار سے ہوتے ہیں چند امور ہیں۔

پہلی دلیل: اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی ہے

فَأَتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ (بقرہ، ۲۲۳)

” تمہیں اختیار ہے جس طرح چاہو اپنی کھیتی میں جاؤ“

وَلَوْ أَرَادُوا الْخُرُوجَ لَأَعَدُّوا لَهُ عُدَّةً (توبہ، ۴۶)

” اگر واقعی ان کا ارادہ نکلنے کا ہوتا تو وہ اس کیلئے کچھ تیاری کرتے“

مذکورہ آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے بندوں کو مکمل ارادہ و مشیت کا مالک ٹھہرایا ہے۔

دوسری دلیل: اللہ تعالیٰ نے بندوں کو اوامر و نواہی سے خطاب کر کے احکام کا مکلف بنایا ہے اگر بالفرض وہ اختیار و قدرت کے مالک نہ ہوتے تو ایسی چیزوں کا مکلف کرنا ہوتا جو انسان کی طاقت و قدرت میں نہیں ہے اور یہ ایسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کی حکمت اور رحمت اور اسکی اس سچی خبر کے منافی ہے جو اس آیت میں ارشاد ہے۔

لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا (بقرہ ۲۸۶)

”اللہ کسی نفس پر اسکی قدرت و طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا“

فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ (التغابن: ۱۶)

اللہ سے ڈرو جتنی تم میں طاقت ہے۔

تیسری دلیل :- اللہ تعالیٰ نے عمل صالح کرنے والوں کی تعریف کی ہے اور بُرے اعمال کرنے والوں کی مذمت کی ہے اور ان میں سے ہر ایک کو جساوہ مستحق ہے اسکو بطور جزا یا سزا عطا کرتا ہے۔ اگر بندوں کے اعمال و افعال ان کے دائرہ قدرت و اختیار میں نہ ہوتے اچھے عمل کرنے والوں کی تعریف ایک بیکار اور لغو چیز ہوتی اور برے عمل کرنے والوں کی برائی ظلم و زیادتی ہوتی اور اللہ لغویات اور ظلم و زیادتی سے پاک و بے عیب ہے ایمان باللہ کے سلسلے میں یہ بات واضح رہنی چاہئے کہ اس میں اس بات پر ایمان بھی شامل ہے کہ ایمان قول اور عمل کے مجموعہ کا نام ہے۔

الْيَوْمَ تُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۗ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ (المومن: ۱۷)

آج ہر نفس کو اس کی کمائی کا بدلہ دیا جائے گا جو اس نے کی تھی آج کسی پر کوئی ظلم نہ ہوگا۔  
چوتھی دلیل: اللہ تعالیٰ نے ہر دور اور ہر قوم میں انبیاء کرام کی بعثت فرمائی ہے چنانچہ  
ارشاد گرامی ہے

رُسُلًا مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِنَاسٍ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ  
الرُّسُلِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا (نسا، ۱۶۵)

”یہ سارے رسول خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے بنا کر بھیجے گئے تھے تاکہ ان کو مبعوث کر دینے کے بعد لوگوں کے پاس اللہ کے مقابلہ میں کوئی حجت نہ رہے اور اللہ بہر حال غالب رہنے والا اور حکیم و دانہ ہے“

اگر بندوں کے اعمال اپنے ارادہ و اختیار سے نہ ہوتے تو رسولوں کو بھیج کر ان کی حجت باطل نہ ٹھرائی جاتی۔

پانچویں دلیل :- ہر شخص ظوہی محسوس کرتا ہے کہ وہ بغیر کسی دباؤ یا مجبوری کے احساس کئے کام کرتا ہے یا نہیں کرتا۔ چنانچہ وہ کھڑا ہوتا ہے بیٹھتا ہے آمد و رفت کرتا ہے سفر کرتا ہے اقامت اختیار کرتا ہے یہ سب اعمال محض اپنی مرضی سے کرتا ہے اور کسی طرح کا دباؤ یا اکراہ محسوس نہیں کرتا۔

بلکہ یہ شخص کسی کام کے کرتے وقت حقیقی طور پر یہ فرق کر لیتا ہے کہ وہ کام اپنی مرضی اور اختیار سے کر رہا ہے یا کسی دباؤ یا اکراہ کے نتیجے میں کر رہا ہے۔

بعینہ اسی طرح سے شریعت نے ان دو طرح کے اعمال (اختیاری یا اکراہ) کے درمیان بڑی حکمت و مصلحت کے تحت فرق کیا ہے۔ چنانچہ حقوق اللہ سے متعلق جو اعمال اکراہ یا دباؤ میں کئے جائیں تو اس پر مواخذہ و گرفت نہیں ہوتی۔

اور کسی گنہگار کی اپنے گناہ کرنے پر یہ دلیل دینا کہ اللہ تعالیٰ نے اسکے مقدر میں یہی لکھ دیا تھا تو ہم اس کو بالکل غیر معتبر سمجھتے ہیں کیونکہ گنہگار کسی معصیت کا اقدام اپنے اختیار و ارادے سے کرتا ہے اور اسے اس کا علم نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ نے اسکی تقدیر میں یہی لکھ دیا ہے۔ کیونکہ لکھی ہوئی تقدیر کا علم اعمال کے صدور کے بعد ہی ہوتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَمَا تَذَرِي نَفْسٌ مَّا ذَاتُكَ سَبَّ غَدًا (لقمان، ۳۴)

”کسی نفس کو یہ پتہ نہیں کہ کل کیا کماے گا“

تو ایسی چیز سے دلیل دینا کیسے صحیح ہو سکتا ہے جس کا علم خود دلیل دینے والے کو اسکے اقدام کے وقت نہیں ہوتا جسکو وہ بطور عذر کے اس کام کے اقدام پر جواز کے لئے پیش کر رہا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی اس دلیل کو ذیل کے ارشاد سے باطل فرمایا ہے۔

سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاءُ نَا وَلَا  
حَرَمْنَا مِنْ شَيْءٍ كَذَلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتَّى ذَاقُوا بَأْسَنَا  
قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ  
أَنْتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ (انعام، ۱۴۸)

”یہ مشرک لوگ ضرور کہیں گے کہ اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم مشرک کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ ہم کسی چیز کو حرام ٹھراتے ایسی ہی باتیں بنا بنا کر ان سے پہلے کے لوگوں نے بھی حق کو جھٹلایا تھا یہاں تک کہ آخر کار ہمارے عذاب کا مزا انھوں نے چکھ لیا۔ ان سے کہئے کیا تمہارے پاس کوئی علم ہے جسے ہمارے سامنے پیش کر سکو تم تو محض گمان پر چل رہے ہو اور نری قیاس آرائیاں کرتے ہو“

قضا اور قدر کو حجت بنا کر معصیت کا ارتکاب کرنے والے سے ہم کہیں گے تم کیوں نہیں تقدیر پر اعتماد کر کے عبادت و اطاعت کا راستہ اختیار کرتے یہ سمجھ کر کے اللہ تعالیٰ نے تمہارے حق میں یہی لکھ دیا ہے کیونکہ تقدیر کا علم معصیت یا اطاعت دونوں میں اعمال کے صدور سے پہلے نہیں ہوا کرتا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ”تم میں سے ہر شخص کی جگہ جنت یا دوزخ میں خدا تعالیٰ نے لکھ دی ہے یہ سن کر صحابہؓ نے عرض کیا

حضور! پھر اپنے لکھے ہوئے پر کیوں نہ بھروسہ کر لیں اور عمل ترک کر دیں فرمایا کئے جاؤ! کیونکہ جو شخص جس کام کیلئے پیدا کیا گیا ہے اس کیلئے اس کام کو آسان بنا دیا گیا ہے۔

اسی طرح ہم قضا و قدر کو دلیل بنا کر گناہ کرنے والے سے کہیں گے کہ اگر تم مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ رکھتے ہو اور تمہاری نظر میں دور راستے ہیں جسکی اطلاع کسی بچے اور حق گو شخص نے دی ہے ایک راستہ دشوار گزار اور خطرناک ہے اور دوسرا راستہ آسان اور ہدایت مند و محفوظ ہے تو ظاہر ہے کہ تم دوسرے راستے کو اختیار کرو گے اور پہلے راستے کو بالکل ترک کر دو گے اور اسکے جواز میں تم یہ کہو گے کہ ”یہی مقدر تھا“ اور اگر پہلا راستہ اپنایا تو لوگ تم کو انتہائی احمق اور بے وقوف سمجھیں گے۔

اور اسی طرح ہم ایسے شخص سے یہ بھی سوال کریں گے کہ اگر تم کو دو ملازمتیں پیش کی جائیں ایک تو بڑی تنخواہ والی اور دوسری کم تنخواہ والی تو ظاہر ہے کہ تم بڑی تنخواہ والی کو حاصل کرنا زیادہ پسند کرو گے نہ کہ کم مشاہرہ والی کو۔ تو آخرت کے اعمال کے سلسلے میں کیسے یہ بات ذہن دیتی ہے کہ قضا و قدر کا سہارا لے کر کم قیمت والی چیزوں کو اختیار کر لیا جائے اور آخر میں ہم اس سے ایک اور سوال کرتے ہیں کہ جب تم کو کوئی بیماری ہوتی ہے تو علاج و معالجہ کیلئے ہر طرح کے ڈاکٹر کے یہاں جاتے ہو اور آپریشن اور تلخ دوائیں استعمال کرنے کی مصیبتیں جھیلتے ہو تو اس طرح کی کاوش و کوشش اپنے بیمار دل کے علاج و معالجہ کے لئے کیوں نہیں کرتے۔

اور ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف شرکی نسبت نہیں کی جاسکتی کیونکہ ان کی ذات پاک غیر معمولی رحمت و حکمت والی ہے۔ اسکے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے (یا اللہ) آپکی طرف شرکی نسبت نہیں کی جاسکتی ہے۔ اسے (صحیح مسلم نے روایت کی ہے)۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نفس قضا و قدر میں کسی طرح کے شر کا پہلو قطعاً نہیں اس لئے کہ وہ خالص حکمت و رحمت پر مبنی ہے بلکہ شر کا پہلو اس چیز میں ہوتا ہے جسکی بہت قضا صادر ہوتی ہے جسکی دلیل دُعاے قنوت کا وہ جملہ ہے۔

جس کو آنحضرت ﷺ نے حضرت حسن کو سکھایا تھا وہ یہ ہے کہ وَفِينِي شَرًّا مَا

قَضَيْتَ

(ابو داؤد نے روایت کی ہے) (یعنی اے اللہ ہم کو اس بری چیز سے محفوظ رکھے جس کا آپ نے فیصلہ فرمادیا ہے)

کیونکہ بعض فیصلوں میں شر کا پہلو خالص اور حقیقی شر نہیں کہا جائے گا اس لئے کہ وہ بعض اعتبار سے شر ہوتا ہے اور بعض اعتبار سے خیر یا ایک جگہ شر ہوتا ہے تو دوسری جگہ خیر۔ چنانچہ روئے زمین کی مصیبتیں قسط سالی ہو یا ہمساریاں۔ غریبی ہو یا خوف و خطر۔ شر میں شام کی جاتی ہیں لیکن یہی چیزیں بعض دوسرے مواقع پر خیر و برکت تصور کی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ

بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (روم، ۴۱)

”فساد پھیل پڑا ہے خشکی و تری میں لوگوں کے کرتوت سے اس  
غرض سے کہ اللہ انکے بعض اعمال کا مزہ ان کو چکھائے تاکہ وہ لوگ باز  
آئیں“

اسی طرح چور کا ہاتھ کاٹنا اور زنا کار کو سنگسار کرنا باظہار ہاتھ کے کٹ جانے اور جان کے چلے جانے میں ایک طرح شر کا پہلو نظر آتا ہے۔ لیکن یہی چیز ان دونوں کے لئے دوسرے پہلو سے خیر اور بھلائی کا سبب ہے کیونکہ یہ ان کے لئے کفارہ ہے اور اس طرح آخرت کی سزا سے محفوظ ہو جائیں گے (بعض طریقہ دل سے توبہ کی ہو)۔

نیز اس سزا اور قصاص میں دوسرے انسانوں کی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت بھی ہو جاتی ہے اور یہ خیر کا بہت بڑا پہلو ہے۔

## ”خلاصہ“

پس اہل سنت والجماعت کے نزدیک ایمان بالقدر ان چار باتوں پر مشتمل ہے برخلاف اہل بدعت کے جنہوں نے ان میں بعض امور کا انکار کیا۔ ایمان باللہ کے سلسلہ میں یہ بات واضح رہنی چاہئے کہ اس میں اس بات پر ایمان بھی شامل ہے کہ ایمان قول و عمل کے مجموعہ کا نام ہے جو اطاعت و فرمانبرداری سے بڑھتا اور گناہ و معصیت سے گھٹتا ہے اور یہ کہ کفر و شرک سے کم تر کسی گناہ کی وجہ سے کسی مسلمان کی تکفیر جائز نہیں ہے مثلاً زنا، چوری، سود خوری، شراب نوشی، نشہ بازی، والدین کی نافرمانی اور انکے علاوہ دوسرے کبیرہ گناہ جب تک وہ اسکو حلال نہ سمجھے۔

## صحیح اسلامی عقیدہ کے منافی امور :

جو لوگ اس صحیح اسلامی عقیدہ سے منحرف ہیں اور اسکے برعکس طریقے پر چلتے ہیں انکی بہت سی قسمیں ہیں ان میں سے کچھ تو بتوں، مورتیوں، فرشتوں، اولیاء اللہ، جنوں، درختوں اور پتھروں وغیرہ کی پرستش کرتے ہیں انہوں نے انبیاء و رسل کی دعوت کو سرے سے قبول ہی نہیں کیا بلکہ اسکی مخالفت کی اور اسکے متعلق معارضانہ و معاندانہ موقف اختیار کیا جیسا کہ قریش اور عرب کے دیگر گروہوں کا ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کی دعوت حق کے ساتھ رویہ رہا وہ اپنی حاجت روائی کی دعا اپنے معبودان باطل سے کرتے تھے۔ ہماری سے شفاء بخشے اور دشمنوں پر غلبہ پانے کی دعائیں بھی وہ ان سے کرتے تھے ان کے لئے قربانیاں اور نذرانے پیش کرتے تھے۔ لیکن جب رسول اللہ ﷺ نے ان کو اس سے روکا اور عبادت کو صرف اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص کر دینے کا حکم دیا تو ان کو یہ بات عجیب سی لگی اور انہوں نے کہا جیسا کہ انکی زبانی اللہ پاک نے قرآن میں فرمایا۔

أَجْعَلُ الْآلِهَةَ إِلَهًا وَاحِدًا إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ عَجَابٌ (ص، ۵)

”کیا اس نے سارے خداؤں کی جگہ ایک ہی خدا بنا ڈالا یہ تو بڑی عجیب بات ہے“

لیکن رسول اللہ ﷺ برابر ان لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتے رہے اور شرک سے ان کو ڈراتے رہے اور اپنی دعوت کی حقیقت ان کے سامنے بیان کرتے رہے تا آنکہ اللہ تعالیٰ نے ان میں سے جن کو چاہا ہدایت بخشی پھر آخر کار وہ فوج در فوج اللہ تعالیٰ کے دین میں داخل ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور حضرات تابعین کی مسلسل دعوت و تبلیغ اور جہاد کے بعد اللہ کا دین تمام ادیان پر غالب ہو گیا۔

پھر حالات نے پلٹا کھایا اور جمالت نے خلق خدا پر اپنا بیچہ گاڑا یہاں تک کہ اکثر لوگ پھر جمالت کی طرف لوٹ گئے انبیاء اور اولیاء کی تعظیم میں غلو کرنے لگے اور ان سے دعائیں کرنے اور مدد طلب کرنے لگے اور ان کے نام کی نیازیں دینے لگے اور اس جیسے دوسرے مٹیر کا نہ امور میں مبتلا ہو گئے اور انھوں نے لالہ الا اللہ کے مطلب کو فراموش کر دیا اور اسکو اسطرح نہیں سمجھا جس طرح کہ کفار عرب نے سمجھا۔ واللہ المستعان۔

یہ شرک برابر لوگوں میں پھیلتا رہا اور آج تک یہ پھیل رہا ہے اسکا سبب جمالت کا غلبہ اور سنت نبوی سے دوری ہے آج کے مشرکین کو بھی وہی شبہ لاحق ہے جو پہلے کے مشرکین کو تھا وہ کہا کرتے تھے کہ یہ معبودان باطلہ تو اللہ کے نزدیک ہمارے سفارشی ہیں۔ قرآن نے انکا قول نقل کیا ہے۔

هُوَ لَآءِ شَفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللَّهِ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ

(یونس ۱۸۰، زمر، ۳۰)

” ہم تو انکی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ تک

ہماری رسائی کرادیں“

اللہ تعالیٰ نے ان کے اس شبہ کو رد کرتے ہوئے فرمایا کہ جس نے اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت کی (قول سے، فعل سے، یا مال سے) خواہ وہ کوئی بھی ہو تو وہ مشرک اور کافر ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے



وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هُوَ رَبُّنَا  
 شُفَعَاءُ نَاعِنِدُ اللَّهِ (يونس: ۱۸)

”یہ لوگ اللہ کے سوا ان کی پرستش کر رہے ہیں جو نہ ان کو نقصان  
 پہنچا سکتے ہیں اور نہ ہی نفع اور کتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے  
 سفارشی ہیں“

اسکا رد کرتے ہوئے اللہ نے ارشاد فرمایا!

قُلْ اتَّبِعُوا اللَّهَ بِمَا آتَى كِتَابَهُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ  
 سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ (يونس، ۱۸)

”اے (نبی) ان سے کہو کیا تم اللہ کو اس بات کی خبر دیتے ہو جیسے نہ وہ  
 آسمان میں جانتا ہے اور نہ زمین میں پاک ہے وہ اور بالا اور تر ہے وہ اس  
 شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں“

اس آیت میں اللہ نے واضح طور پر بتا دیا ہے کہ اسکے علاوہ کسی اور کی جیسے انبیاء و  
 اولیاء وغیرہ کی عبادت شرک اکبر ہے خواہ اسکا ارتکاب کرنے والے اسکا کوئی اور نام رکھ دیں  
 اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُوا نَافِلًا  
 اللَّهُ زَلْفَى (زمر، ۳)

”رہے وہ لوگ جنہوں نے اسکے سوا کسی دوسرے کو سر پرست بنا رکھا  
 ہے اور اپنے فعل کی یہ توجیہ کرتے ہیں کہ ہم تو انکی عبادت صرف  
 اس لئے کرتے ہیں کہ وہ اللہ تک ہماری رسائی کرادیں“

اللہ تعالیٰ نے انکا رد کرتے ہوئے مزید فرمایا کہ

إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ  
 كَذِبٌ كَفَّارٌ (زمر، ۳)

” اللہ تعالیٰ یقیناً ان کے درمیان ان تمام باتوں کا فیصلہ فرمادے گا جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں اللہ کسی ایسے شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹا اور معرّ حق ہو“

پس اللہ تعالیٰ نے واضح فرمادیا کہ غیر اللہ سے دعا اور خوف و امید کے ذریعے اسکی عبادت کرنا اللہ تعالیٰ سے کفر ہے نیز اللہ نے انکے اس کام کو جھٹلایا کہ انکے معبودانِ باطل ان کو اللہ سے قریب کرنے والے ہیں۔

عصر حاضر میں مارکس ولینن اور دوسرے داعیانِ الحاد و کفر کے طحہ پیر و کار جن افکار و آراء کو اختیار کئے ہوئے ہیں وہ بھی مستلزمِ کفر ہیں اور انبیاءِ علیم السلام کے لائے ہوئے صحیح عقیدہ سے متصادم ہیں خواہ وہ ان کو اشتراکیت و سوشلسٹ، کمیونزم یا کسی اور نام سے یاد کرتے ہوں اسلئے کہ ان ٹحروں کا بنیادی عقیدہ لا اِلهَ وَ الْحَیَاةَ مَادَہُ ہے یعنی کوئی معبود نہیں مگر مادہ ہی زندگی ہے نیز انکے بنیادی عقائد میں جنت و دوزخ کا اور تمام ادیان کا انکار شامل ہے جو بھی انکی کتابوں اور لٹریچر کا مطالعہ کرے گا اور انکی حقیقت کا سراغ لگانے کی کوشش کرے گا انکو اس بات کا اچھی طرح یقین ہو جائے گا اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ عقیدہ تمام آسمانی مذاہب کے منافی ہے اور اسکے ماننے والوں کو دنیا و آخرت کے اندر بدترین عذاب سے دوچار کرنے والا ہے بعض اہلِ تصوف باطنیت کا انکے (مزعومہ) ادعیہ (یعنی بزرگانِ دین) کے متعلق یہ عقیدہ بھی سراسر خلاف حق ہے کہ وہ تدبیر کائنات اور دنیا کے انتظامات میں اللہ کا ہاتھ بٹاتے ہیں یا یہ کہ اللہ نے ان کو اختیار دے رکھا ہے۔ وہ اپنے ان معبودوں کو اوطاق، اغیاث اور اقطاب وغیرہ خود ساختہ ناموں سے یاد کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت میں یہ بدترین شرک ہے اور حق تو یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت کے عربوں کے شرک سے بھی انکا شرک بدتر ہے اسلئے کہ وہ صرف اللہ کی عبادت میں شرک کرتے تھے اور اسکی ربوبیت میں شرک نہیں کیا کرتے تھے پھر انکا شرک فرانسی کے زمانے تک محدود تھا اور تنگی و پریشانی کے وقت وہ عبادت کو اللہ کے لئے خالص کر لیا کرتے تھے۔

جیسا کہ ان کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفَلَكِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۗ فَلَمَّا  
نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِ آذَاهُمْ يَشْرِكُونَ (عنکبوت، ۶۵)

”جب یہ کشتی پر سوار ہوتے ہیں تو اپنے دین کو اللہ کے لئے خالص  
کر کے اس سے دعا مانگتے ہیں پھر جو وہ انھیں چاکر خشکی پر لے آتا ہے  
تو یکایک یہ شرک کرنے لگتے ہیں“

جہاں تک اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا تعلق ہے تو وہ اس کا بھی اعتراف کرتے تھے کہ وہ

صرف اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جیسا کہ ان کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے  
وَكَيِّنَ سَنَلْتَهُمْ مِّنْ خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ  
(لقمان، ۲۵)

”اور اگر تم ان سے پوچھو کہ انہیں کس نے پیدا کیا ہے تو یہ خود کہیں  
گے کہ اللہ تعالیٰ نے“

اور فرمایا کہ

قُلْ مَنْ يُرِزُّكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّنْ يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ  
وَمَنْ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ  
يُدَبِّرُ الْأُمُورَ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ ۗ قُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ (يونس، ۳۱)

”ان سے پوچھو کہ کون تم کو آسمان و زمین سے رزق دیتا ہے یہ ساعت  
و پیمانہ کی قوتیں کس کے اختیار میں ہیں کون جاندار میں سے بے جان  
کو اور بے جان میں سے جاندار کو پیدا کرتا ہے کون اس نظم عالم کی تدبیر  
کرتا ہے وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ۔ کہو پھر تم کیوں حقیقت کے  
خلاف چلنے سے پرہیز نہیں کرتے“

اس معنی کی آیات بہت کثرت سے وارد ہوئی ہیں آج کے مشرکوں نے پہلے کے مشرکوں کے مقابلہ میں دو طریقوں سے اضافہ کیا ایک تو بعض لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت میں شرک کیا ہے دوسرے یہ کہ یہ لوگ تنگی و فراخی ہر دو حالت میں شرک کرتے ہیں۔ جیسا کہ ہر وہ شخص یہ بات جانتا ہے جسکو ان کے ساتھ رہنے اور انکے حالات کے بارے میں جانچ پڑتال کرنے کا موقع ملا ہو۔

اور مصر میں حسین اور بدری کی قبر اور اردن میں عیدروس کی قبر۔ یمن میں ہادی کی قبر۔ شام میں انن عربی کی قبر۔ اور عراق میں شیخ عبدالقادر جیلانی جیسے عظیم موحد بزرگوں کی قبروں اور انکے علاوہ دوسری مشہور قبروں پر جو کچھ کیا جاتا ہے اسکو دیکھا ہو کہ کس طرح عوام ان کے بارے میں غلو کا شکار ہیں اور بزرگوں کی تعظیم میں حد سے تجاوز کر کے شرک فی العباد الصالحین میں مبتلا ہیں اور ان قبر والوں کو اللہ تعالیٰ کے بہت سے حقوق میں شریک اور شہیمہ لیا ہے۔

بہت کم لوگ ہیں جو عوام کو ان چیزوں سے روکتے ہیں اور انکے سامنے توحید کی حقیقت بتاتے ہیں وہ توحید جسکو لیکر رسول اللہ ﷺ اور آپ سے پہلے کے انبیاء مبعوث ہوئے ہیں اناللہ وانا الیہ راجعون۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو سمجھ عطا فرمائے اور انکے درمیان داعیان حق کی تعداد میں اضافہ کرے اور مسلمانوں کے ارباب حل و عقد اور علماء کو اس شرک اور اسکے اسباب کے ازالہ اور اسکے خلاف جدوجہد کرنے کی توفیق عنایت فرمائے پھر اللہ تعالیٰ بڑا سننے والا اور نہایت قریب ہے۔

جمہیہ اور معتزلہ اور انکے ہم مسلک اس زمانے کے بدعتی (جو اپنے آپ کو سنی کہتے ہیں) کے عقائد بھی اسماء و صفات کے متعلق صحیح عقیدے سے متصادم ہیں جو کہ اللہ کی صفات کا انکار کرتے ہیں اور تمام صفات کمال سے اللہ تعالیٰ کو عاری اور معطل سمجھتے ہیں جسکے نتیجہ میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی ذات پاک کا معدوم اور جمادات اور ناممکنات کی قبیل سے ہونا لازم آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انکے اس نظریہ سے بالادبر تر ہے۔

ہر مسلمان کو یہ بات جانتی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام بندوں پر یہ واجب قرار دیا گیا ہے کہ وہ دین اسلام کو اپنائیں اور مضبوطی سے اس پر قائم رہیں اور اسکی مخالف چیزوں سے ڈرتے رہیں اور ان سے چپتے رہیں اسی بات کی دعوت دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے بتا دیا کہ جس نے آپ ﷺ کی پیروی کی وہ ہدایت یافتہ ہے اور جس نے اس سے منہ موڑا وہ گمراہ ہوا۔

بہت سی آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے ارتداد کی طرف کئے جانے والی چیزوں کا اور کفر و شرک کے دیگر فتنوں سے آگاہ فرمایا ہے علماء کرام نے مرتد کے احکام کے ضمن میں بتایا ہے کہ اسلام کی ضد اور منافی بہت سے ایسے امور ہیں جنکا ارتکاب کر کے ایک مسلمان دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور اسکے جان و مال کی حرمت ختم ہو جاتی ہے ان منافی اسلامی امور میں سے دس امور بہت خطرناک اور کثیر الوقوع ہیں۔

یہاں میں ان کو مختصر معمولی توضیحات کے ساتھ بیان کرتا ہوں تاکہ خود بھی ان سے چپتے رہو اور دوسروں کو بھی اس سے ڈراتے رہو۔ اللہ تعالیٰ انکے ارتکاب سے ہمیں اور پوری امت کو چھائے اور اپنی حفاظت و امان میں رکھے۔

اول :- اسلام کی منافی چیزوں میں پہلی چیز اللہ کی عبادت میں شرک کرنا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ  
(نساء، ۱۱۶)

” اللہ بس شرک ہی کو معاف نہیں کرتا اسکے ماسوا دوسرے جسد رگناہ ہیں وہ جسکے لئے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے“

نیز اللہ تعالیٰ نے مزید ارشاد فرمایا ہے۔

إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ  
وَمَا ظَلَمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ (مائدہ: ۷۲)

” جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت

حرام کر دی اور اسکا ٹھکانہ جہنم ہے ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہیں“

مردوں سے دُعائیں مانگنا ان کی قبروں پر میلے لگانا انکی دُہائی دینا ان کے لئے نذریں مانگنا ان کے نام کی نیازیں دینا اور قربانی پیش کرنا شرک فی العباد الصالحین میں داخل ہے۔

ووم :- جس نے اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کچھ واسطے بنا لئے اور ان سے دُعائیں مانگیں اور ان سے شفاعت طلب کی اور اسی پر بھروسہ کیا تو وہ بالاجماع کافر ہو گیا۔

سوم :- جس نے مشرکوں کو کافر نہیں سمجھایا انکے کافر ہونے میں شک کیا یا ان کے مذہب کو صحیح جانا وہ شخص کافر ہے شاہ عبدالقادر محدث دہلوی نے اپنی تفسیر ”موضح القرآن“

میں سورۃ بقرہ کی آیت **وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا** (بقرہ، ۲۲۱)

(ترجمہ: اور مت نکاح کرو مشرک کرنے والیوں سے یہاں تک کہ ایمان لے آویں) کے

حاشیہ پر لکھا ہے کہ اگر مرد نے یا عورت نے شرک کیا تو اسکا نکاح ٹوٹ گیا اور شرک یہ ہے کہ

اللہ کی صفت کسی اور میں جانے مثلاً کسی (بزرگ کو یا نبی) کو سمجھے کہ اسکو ہر بات معلوم ہے یا

وہ جو چاہے سو کر سکتا ہے یا ہمارا بھلا یا بُرا کرنا اسکے اختیار میں ہے تو وہ مشرک ہے مثلاً کسی چیز

کو (خواہ بچوں سے ہو یا مورتی ہو یا قبر وغیرہ) سجدہ کرے اور اس سے حاجت طلب کرے

(یا حضرت علی یا کسی ولی کو حاجت روا یا مشکل کشا) سمجھ کر یا اسکو مختار جان کر تو ایسا

عقیدہ رکھنے والا شخص کافر و مشرک ہے۔

ہم یہاں پر مزید حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ”کافوتی نقل کرتے ہیں جو

غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنے والے جانور اور غیر اللہ کے نام کی نیازیں کے بارے میں ہے حضرت

شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ۔

یہ جو ہندوستان میں جاہلوں میں رواج ہے کہ منت مان کر سید احمد کبیر کی گائے اور شیخ سدو کا بجز اذیح کرتے ہیں وہ گائے اور بجز اُمردار ہے اس واسطے کہ ذبح سے تعظیم غیر خدا اور تقرب مخلوق کا ارادہ کرتے ہیں اور یہ جو بعض لوگ کہتے ہیں کہ ذبح کے وقت خدا کا نام لینے سے ذبح حلال اور پاک ہو جاتا ہے گو نیت عوام کی خراب ہو سو یہ ان کی غلط فہمی ہے اس واسطے کہ مذکور ہو چکا کہ در صورت تعظیم غیر اللہ ذبح مُردار ہو جاتا ہے۔ اگرچہ خدا کا خالص نام لیا جائے۔

(غایۃ الاوطار اردو ترجمہ ذر مختار جلد ۲ صفحہ ۱۷۹۔ ذبح کا بیان)

جس جانور کو نامزد کیا گیا اور شہرہ دیا گیا (یعنی وہ جانور مشہور ہو چکا ہے کہ یہ دنبہ یا بکر ا فلاں ولی یا فلاں پیر یا مت یا دیوتا یا ماتا یا اور کسی کے نام کا بھی ہو) تقرب اور تعظیم کیلئے نام غیر خدا وہ حرام ہے جیسا کہ عوام جاہلوں میں یہ دستور ہے کہ یہ بجز شیخ سدو کا ہے یا یہ گائے سید احمد کبیر کی ہے یا یہ کھانا و شربت امام حسن و حسین کے نام کا ہے یا یہ پیر ان پیر کے نام کا ہے یا یہ جانور (کھانا وغیرہ) بزرگوں کی قبروں کے پاس یا کنارے دریا کے یا بطور بھوک کے ساتھ نام جنوں کے۔ پس کرنے والا ان کاموں کا مرتد کافر ہے اور یہ ذبح مردار اور ترام ہے اگرچہ ذبح کے وقت نام خدا کا لیا ہو یعنی بسم اللہ کہہ کر ذبح کیا ہو تو بھی حرام ہے اس واسطے کہ پہلے ہی سے یہ جانور غیر خدا کے نام پر مشہور ہو چکا تھا پھر وقت ذبح کرنے کے اب نام خدا کا کچھ فائدہ نہیں دیتا۔

حضرت شاہ صاحب نے لکھا ہے کہ وہ جانور جو مشہور ہو گیا سوائے نام اللہ کے وہ

خزیر (سُوتر) سے بھی بُرا اور مُردار ہے

(مظاہر حق جلد ۳ صفحہ ۲۸۹ مرتد کا بیان نقل شریعت یا جمالت)

چہارم :- جس نے یہ سمجھا کہ نبی کریم ﷺ کے علاوہ کسی اور کا طریقہ زندگی زیادہ مکمل اور جامع ہے یا یہ عقیدہ رکھا کہ نبی کریم ﷺ کے طریقہ حکمرانی سے بہتر اور کوئی طریقہ حکمرانی ہے تو وہ کافر ہے مثلاً وہ لوگ جو طاعونی (یعنی خود ساختہ مخلوق کے بنائے ہوئے) نظام حکومت کو رسول اللہ ﷺ کے پیش کردہ طریقہ حکمرانی پر ترجیح دیتے ہیں

پنجم :- جس نے نبی کریم ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کی کسی چیز کو ناپسند کیا خواہ اس پر وہ عمل ہی کیوں نہ کرتا ہو وہ شخص کافر ہو گیا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ (محمد، ۹)

”کیونکہ انہوں نے اس چیز کو ناپسند کیا جسے اللہ نے نازل کیا ہے لہذا اللہ نے انکے اعمال ضائع کر دیئے“

ششم :- جس نے رسول اللہ ﷺ کے دین کی کسی چیز کا یا اسکی جزا و سزا کا مذاق اڑایا اس نے کفر کا ارتکاب کیا اسکی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

قُلْ اَبَاللّٰهِ وَاٰتِيْهِ وَرَسُوْلِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۗ لَّا تَعْتَدِرُوْا اَقْدًا  
كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ (التوبہ، ۶۵)

” (اے نبی) آپ کہہ دیجئے کیا تم اللہ اور اسکی آیتوں اور اسکے رسولوں کا مذاق اڑایا کرتے تھے اب عذر نہ بیان کرو تم لوگ تو ایمان کے بعد کافر ہو گئے ہو“

ہفتم :- جادو اپنی مختلف قسموں اور نوعیتوں کے ساتھ مثلاً صرف اور عطف وغیرہ۔ صرف اس عمل سحر کو کہتے ہیں جسکے ذریعے انسان کو اسکی پسندیدہ چیز کے بارے میں متنفر کر دیا جاتا ہے۔ جیسے شوہر کے دل میں بیوی کی محبت کی جگہ بغض و نفرت پیدا کرنا اور عطف اس عمل سحر کو کہتے ہیں جسکے ذریعے شیطانی طریقوں سے آدمی کو اسکی ناپسند چیز کی طرف مائل کر دیا جاتا ہے۔ پس جس نے جادو کیا یا اس سے رضامند ہوا وہ کفر کا مرتکب ہو گیا اسکی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے کہ



وَمَا يُعَلِّمُنِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ  
(بقرہ، ۱۰۲)

”وہ دونوں فرشتے جب بھی کسی کو سحر کی تعلیم دیتے تھے تو پہلے صاف طور پر متنبہ کر دیتے تھے کہ دیکھ ہم محض آید آزمائش ہیں تو کفر میں مبتلا نہ ہو“

ہشتم :- مسلمانوں کے خلاف مشرکوں سے تعاون کرنا اور ان کو مدد بہم پہنچانا اسکی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے۔

وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ ط إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ  
الظَّالِمِينَ (مائدہ، ۵۱)

”اور اگر تم میں سے کوئی ان کو اپنا رفیق بناتا ہے تو اس کا شمار بھی انہی میں ہے یقیناً اللہ ظالموں کو اپنی رہنمائی سے محروم کر دیتا ہے“

نہم :- جس نے یہ عقیدہ رکھا کہ کچھ مخصوص افراد شریعت محمدیہ علی صاحبہا صلوة والسلام کی پابندی سے آزاد ہو سکتے ہیں تو وہ کافر ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی بنیاد پر کہ

وَمَنْ يَتَّبِعْ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ  
الْخَاسِرِينَ (آل عمران، ۸۵)

”اس فرمانبرداری یعنی اسلام کے سوا جو شخص کوئی اور طریقہ اختیار کرنا چاہے تو اس کا وہ طریقہ ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور آخرت میں وہ ناکام و نامراد رہے گا“

دہم :- اللہ کے دین سے اعراض کرنا وہ اس طرح کہ آدمی نہ اس دین کو سیکھتا ہو اور نہ اس پر عمل کرتا ہو اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا ۗ إِنَّا مِنَ  
 الْمُجْرِمِينَ مُنتَقِمُونَ (سجده، ۲۲)

” اور اس سے بڑا ظالم اور کون ہو گا جسے اسکے رب کی آیات کے ذریعے  
 سے نصیحت دی جاتی اور پھر وہ اُن سے منہ پھیر لے ایسے مجرموں  
 سے تو ہم انتقام لے کر رہیں گے“

یہ تمام امور اسلام کی ضد اور منافی ہیں اس میں کوئی فرق نہیں کہ کوئی شخص ان کا  
 ارتکاب مذاقاً کرتا ہے یا سنجیدہ ہو کر سوائے اس شخص کے جو اضطرار کی حد تک اس پر مجبور  
 کر دیا گیا ہو یہ سب امور انتہائی خطرناک ہیں پھر بھی مساوات لوگ ان کا ارتکاب کرتے ہیں  
 لہذا ہر مسلمان کو اپنے حق میں ان چیزوں سے ہمیشہ ڈرتے رہنا چاہئے۔

جو تھی قسم میں وہ شخص داخل ہے جس نے یہ سمجھا کہ انسان کے خود ساختہ نظام اور  
 قوانین شریعت اسلامی سے بہتر ہیں یا یہ عقیدہ رکھا کہ اسلامی شریعت اس پستویں صدی کے  
 لئے موزوں نہیں ہے یا اسکو مسلمانوں کی پستی کا سبب سمجھتا ہو یا اسکو ہندہ اور اللہ کے درمیان  
 شخصی تعلق تک محدود تصور کرتا ہو بغیر اسکے کہ دنیا کے دوسرے معاملات میں اسکا کوئی  
 عمل دخل ہو نیز اسی جو تھی قسم میں وہ بھی داخل ہے جس نے یہ سمجھا کہ چور کا ہاتھ کاٹنا اور  
 شادی شدہ زنا کار کو سنگسار کرنے کا الہی قانون عصر حاضر کے لئے مناسب نہیں ہے اور ہر وہ  
 شخص اس میں داخل ہے جس نے یہ عقیدہ رکھا کہ معاملات و تعزیرات میں اللہ کی شریعت  
 کے علاوہ کسی اور نظام یا قانون شریعت سے بہتر ہے اس لئے کہ درحقیقت وہ شخص اس  
 طریقہ سے اس عمل کو مباح اور جائز ٹھہر لیتا ہے جسکی حرمت مسلمات دین میں سے ہے مثلاً  
 زنا، شراب نوشی، سود خوری اور شریعت کے علاوہ کسی اور نظام کے ذریعے سے حکومت کرنا  
 لہذا ایسے آدمی کے کافر ہونے پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے۔

اور آخری بات جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ  
 کو اللہ پاک نے نکل کائنات کی تمام مخلوقات کے لئے نبی بنا کر بھیجا ہے انسانوں ہی کے درمیان

میں سے اب اگر کوئی شخص آپ ﷺ کی بھرتی کا منکر ہے تو ایسا عقیدہ رکھنے والا شخص کافر ہے یہاں ہم تفسیر روح المعانی سے شیخ ولی الدین عراقی کا فتویٰ نقل کرتے ہیں کہ :

وقد سئل الشيخ ولي الدين العراقي هل العلم جكونه ﷺ بشر او من العرب شرط في صحه الايمان او من فروض الكفايته فا جاب بانه شرط في صحه الايمان ثمه قال خلو قال شخص او من بر سالة محمد ﷺ الى جميع الخلق لكن لا ادري هل هو من البشر او هو من الملائكة او من الجن فلا شك في كفر لتكذيبه القران وجمده ما تلقته قرون الاسلام خلفا عن سلف وصاد معلوماً بالضرورة عند الخاص والعام ولا علم في ذلك خلافاً فلو كان غيباً لا يعرف ذلك وجب تعليمه ! يا ه فان حجده بعد ذلك حكماً بكفر انتهى. (تفسير روح المعانى . الجز والرابع الورقة ١١٣)

ترجمہ :- حضرت شیخ ولی الدین عراقی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا ”کیا اس بات کو جاننا کہ محمد ﷺ بھر ہیں اور عربی ہیں ایمان کی صحت کیلئے شرط ہے یا یہ بات جاننا فرض کفایا ہے“ تو انھوں نے جواب دیا کہ حضرت محمد ﷺ کا بھر ہونے کو اور عربی ہونے کو جاننا ایمان کے صحیح ہونے کیلئے شرط ہے۔ پھر انھوں نے فرمایا کہ اگر کسی شخص نے یہ عقیدہ رکھا کہ میں حضرت محمد ﷺ کی تمام مخلوقات کی طرف رسالت پر تو ایمان لاتا ہوں لیکن یہ بات نہیں جانتا کہ وہ بھر تھے یا فرشتوں میں سے تھے یا جنات میں تھے تو ایسے شخص کے کافر ہونے میں کوئی شک نہیں ہے اسلئے کہ اس نے قرآن کا انکار کیا ہے (قرآن کے اندر نبی کریم ﷺ کے بھر ہونے کی صراحت موجود ہے)

(قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ مِثْلُكُمْ مِثْلُكُمْ میں تو تمہاری طرح کا بھر ہوں) اور ایسے شخص نے انکار کیا ہے ایسی بات کا جو کہ سلف سے خلف تک قرون اسلام کے اندر رائج ہے اور یہ بات ہر خاص و

عام کے نزدیک بالکل ظاہر معلوم ہے اور مجھے معلوم ہی نہیں کہ کسی نے اس بات کے اندر اختلاف بھی کیا ہو پس اگر وہ منکر شخص عجمی ہو تو اس کو سکھانا واجب ہے کہ حضرت محمد ﷺ بعر عربی ہیں اور اگر وہ اس بات کی تعلیم لینے سے انکار کرے تو ہم یہ حکم لگا دیں گے کہ وہ کافر ہو گیا ہے۔

( تفسیر روح المعانی جلد ۳ پارہ ۳ صفحہ ۱۱۳ )

ہم اللہ پاک سے پناہ چاہتے ہیں ایسی چیزوں سے جو اسکے غضب اور اسکے دردناک عذاب کا سبب بنے اور درود و سلام نازل ہو خیر الخلائق سید البشر اشرف الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر۔ یہ جلیل القدر عقائد جو کہ عظیم اصولوں پر مبنی ہیں اپنے معتقدین کیلئے بڑے منافع بخش اور فائدہ مند ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ اَنْتَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً

ع وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرًا حَسَنًا مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (نحل، ۹۷)

” نیک عمل جو کوئی بھی کرے گا مرد ہو یا عورت بھر طیکہ صاحب ایمان ہو تو ہم اُسے ضرور ایک پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور ہم انہیں ان کے اچھے کاموں کے عوض میں ضرور اجر دیں گے“

اور آخر میں ہم اللہ پاک سے یہ سوال کرتے ہیں کہ وہ ہم کو اس عقیدہ صحیح پر ثابت قدم رکھے اور اسکے فوائد و ثمرات سے مکمل طور پر نوازے اور اپنا فضل و کرم مزید بر مزید ہم پر کرتا رہے اور ہدایت یاب ہونے کے بعد ہمارے دلوں کو زندگی آلود نہ کرے اور ہمارے لئے اپنی رحمتوں کا دروازہ کھول دے اور آخرت میں نیکی کا ذریعہ بنائے بے شک وہ بہت زیادہ عطا کرنے والا ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَلٰى نَبِيِّنَا

مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ اٰلِهِ وَاصْحَابِهِ وَالتَّابِعِيْنَ بِاِحْسَانٍ . اِحقر اسرار

احمد شیخ ابن عبدالرحیم شیخ (مرحوم) بِكُمْ ذِي الْحِجَّةِ

۵۱۴۱۹ بروز جمعۃ المبارک

۲۰ مارچ ۱۹۹۹ء.

## عبدالعزیز بن باز کی رحلت

یہ کتابچہ میں جس وقت تحریر کر رہا تھا اس وقت حضرت حیات تھے ابھی کتاب چھپی بھی نہیں کہ حضرت دنیا سے رحلت فرما گئے۔ حضرت شیخ کی وفات پر جامعۃ العلوم الاسلامیہ موری ٹاؤن کراچی سے ماہنامہ پیٹاٹ (ربیع الاول ۱۴۲۰ھ جولائی ۱۹۹۹ء) میں ایک تعزیتی مضمون شائع ہوا جو ہم اپنے پڑھنے والوں کی خدمت میں بعینہ نقل کرتے ہیں۔

” مملکت اسلامیہ سعودی عرب اور حجاز مقدس کے مفتی اعظم، اکابر علمائے مجلس شوریٰ، اور رابطہ عالم اسلامی کی مجلس تاسیسی کے صدر نشین، ادارہ تحقیقات علمی کے سربراہ، مسلک حنبلی کے عظیم راہ نما، اکابر علماء احناف کے قدر دان اور حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلوی اور حضرت مولانا زکریا مہاجر مدنی قدس سرہ کی خدمات کے معترف، سماحتہ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ تعالیٰ بروز خمیس ۷ محرم الحرام ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۳ مئی ۱۹۹۹ء بوقت صبح اپنے آبائی شہر ”عمودہ“ طائف میں رحلت فرما گئے، اناللہ وانا الیہ راجعون۔

شیخ بن باز ایک بلند پایہ عالم ربانی، مسلک حنبلی کے ثقہ اور سختے کار مفتی اور جلیل القدر محدث تھے، آپ غیر معمولی حافظہ کے مالک تھے، کسی بھی مسئلہ سے متعلق بیان و گفتگو کے موقع پر دلائل و براہین کا انبار لگا دیتے تھے، باوجودیکہ آپ ضریا البصر تھے، مگر آپ کے استخراج علمی، قوت استدلال اور حفظ و اتقان کو دیکھ کر کوئی شخص یہ امر نہیں کر سکتا کہ آپ پینائی سے معذور ہیں، دین اور دینی معاملات میں لایحاف و لومنتہ لائم کی سچی تصویر تھے۔ آپ کے اسی جذبہ حق گوئی کی بنا پر سعودی عرب کے عوام و خواص میں آپ کی محبت و عقیدت کی جڑیں مضبوط اور گہری تھیں لوگ آپ پر دیوانہ وار جان چھڑکتے۔ آپ کا فتویٰ عوام و خواص میں حرفِ آخر کا درجہ رکھتا تھا، اور آپ کا فیصلہ آخری فیصلہ ہوتا، ارباب اقتدار کو بھی آپ کے سامنے دمانے کی ہمت نہ تھی۔

آپ اگرچہ پکے اور مصلوب حنبلی مسلک کے حامل تھے، مگر اکابر علماء احناف کی خدمات اور ان کی تحقیقات کے نہایت ہی کھلے دل سے معترف تھے، چنانچہ حضرت مولانا خیر محمد کی قدس سرہ سے ان کے بہت ہی اچھے تعلقات تھے۔ اسی طرح جامعہ علوم اسلامیہ علامہ عیوبی ناڈن کراچی کے بانی و مدیر محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف عیوبی قدس سرہ کی جلالت کے معترف تھے۔

جامعہ ام القری مکہ مکرمہ کے استاذ اور ہمارے دوست جناب مولانا ڈاکٹر عبدالقیوم سندھی زید لطفہ نے بتایا کہ شیخ بن باز رحمہ اللہ تعالیٰ کو حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلوی قدس سرہ کی تبلیغی جماعت سے بہت ہی اُنس و تعلق تھا، بلکہ ایک گونا آپ اس کی سرپرستی اور دفاع فرمایا کرتے تھے، اور جو لوگ اس جماعت کے خلاف بولتے ان کی فمائش کرتے، چنانچہ انہوں نے بتایا کہ ایک بار کسی صاحب نے شیخ بن باز کا تقرب حاصل کرنے اور تبلیغی جماعت کو مبہم کرنے کیلئے، تبلیغی جماعت کے خلاف کچھ لکھ کر شیخ بن باز کے پاس بھیجا تو شیخ نے نہایت زوردار انداز میں اس کی تردید کی اور فرمایا:

”آپ حضرات کو ان لوگوں کی قدر کرنی چاہئے کہ جو کام آپ حضرات حکومت سے بڑی مراعات اور تنخواہیں وصول فرما کر، نہیں کر سکتے یہ لوگ وہ کام محض جذبہ صدق و اخلاص سے اپنی جان و مال اور اپنا چین و سکون تیج کر خالصتاً نبیل اللہ کر رہے ہیں، اس لئے ان کی مخالفت نہ کیا کرو“

الغرض شیخ بن باز کی رحلت سے علمی دنیا خصوصاً سعودی عرب میں بہت بڑا خلاء پیدا ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس خلا کو پُر فرمائے۔ آمین

مدیر جامعہ اور مدیر بیانات کی جانب سے الگ الگ تعزیتی خطوط حضرت شیخ کے اہل خانہ اور حکومت سعودی عرب کے نام بھیجے گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کی کروٹ کروٹ مغفرت فرما کر ان کے ساتھ رضا و رضوان کا معاملہ فرمائے اور پسماندگان اور اسلامی حکومت سعودی عرب کو اس صدمہ کے برداشت کرنے اور ان کے متعین کردہ خطوط پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ اصحابہ اجمعین  
 صحیح عقیدے کے لئے مندرجہ ذیل کتابوں کا مطالعہ نہایت ضروری ہیں۔  
 (۱) تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان و نصیحة المسلمین

حضرت شاہ اسماعیل شہید دہلویؒ

توحید و سنت کے اثبات اور شرک و بدعات اور جاہلانہ رسم و رواج کے خلاف  
 بے مثل و بے نظیر کتاب

(۲) اختلاف امت اور صراط مستقیم (کامل)

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہم العالی

(۳) شریعت یا جہالت :

محمد پالن حقانی (گجراتی) صاحب

(۴) البلاغ العین مترجم

مصنف : حضرت شاہ ولی اللہؒ

مترجم : حضرت مولانا عابد الرحمن صدیقی کاندھیلوی

شرک و بدعت کے رد میں بے نظیر اور قابل مطالعہ کتاب

(۵) فیوض یزدانی (حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ)

(۶) تبلیغ دین (امام غزالیؒ)

(۷) امام مہدی کے بارے میں کتاب عقیدہ ظہور مہدی احادیث کی روشنی میں از

حضرت مولانا ڈاکٹر مفتی نظام الدین شامزئی مدظلہ خلیفہ مجاز فقیہ الامت

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کا مطالعہ بے حد مفید ہے۔

(۸) راہ سنت مصنف حضرت مولانا سرفراز خان صفدر (گجراتی)

## پیغام بنام گمراہانِ اسلام

لو گرفتارِ جہالت او پرستدِ شتم  
یاد رکھ! تو نے اٹھارکھا ہے بدعت کا علم

راہ سنت پر نہیں پڑتا تراکوئی قدم  
تو نے قبروں کے مٹارکھے ہیں کچھ خاکی صنم

دیکھنا اس طائفہ کی فتنہ کوشی دیکھنا  
زرکشی کے واسطے ایمان فروشی دیکھنا

حق سے اس کی بجرمانہ چشم پوشی دیکھنا  
او پھر باطل کی خاطر گرم جوشی دیکھنا

اگلا مٹاں قبروں کی پوجا پاٹ کرنے کا مال  
مستبِ بیضا کی موت و زندگی کا ہے سوال

جذبہٴ توحید ہوتا جا رہا ہے پامال  
تقویت پاتا ہے اس سے مت پرستی کا خیال

تیری در یوزہ گرمی سے پارسائی ہے بعید  
کفر کی ظلمت ہے نور مصطفائی ہے بعید

ایک کے در پر جو تجھ سے جہ سائی ہے بعید  
سن لے او کجرو کہ منزل تک رسائی ہے بعید

دیکھ ملت پھر تجھے دیتی ہے یہ حق کا پیام!  
چھوڑ دے ہاتھوں سے اپنے شرک و بدعت کی لگام

دور سے کر جھوٹے پیروں اور فقیروں کو سلام  
من سکے تو بن رسول ﷺ اللہ کا اولے غلام

کیوں کہ بدعت ہے دین کی رہزن

سنی ہو کر توبہ عتی مت من

شاد ہوں تجھ سے تار رسول ﷺ خدا

چھوڑ بدعت محمدی ﷺ من جا



## شُرک و بدعت کی گرم بازاری

چل رہی ہیں شرک و بدعت کی ہوائیں چار سو  
گھومتے پھرتے ہیں پیرانِ ریائی کو بہ کو

عام ہے بدعات و بے دینی کی اب تو گنتگو  
ملتے اسلام کی خطرے میں ہے پھر آمد

راز سے توحید کے آج اک جہاں بیگانہ ہے  
اب حقیقت سے زیادہ عظمت افسانہ ہے

ایک سربہ ختم قبروں پہ آتی ہے نظر  
ہے دلوں پر ان کے پیروی کرامت کا اثر

کیا خبر ہے انکو یہ بھی ہے شریعت سے مضر  
جو موحد ہیں نظر رکھتے ہیں وہ اللہ پر

بجز خدا کے کوئی مالک نہیں قادر نہیں  
غیب کا عالم نہیں اور حاضر و ناظر نہیں

سر عقیدت سے مزاروں پر چھکانا بھی ہے شرک  
متنوں کا ماننا چادر چھھانا بھی ہے شرک

اور قبروں پر چراغوں کا جلانا بھی ہے شرک  
المدد یا غوث کا نعرہ لگانا بھی ہے شرک

حشر میں شرک کی حش ہونیں سکتی کبھی  
شرک سے ہوتی ہے توحید و رسالت کی نفی

مسلم و شرک کی راہیں جدا منزل جدا  
اس کا ہے صرف اک خدا اس کے ہزاروں ہیں خدا

دل سے قائل ہے یہ ارشاد رسول اللہ ﷺ کا  
خواہشوں پر نفس کی قائم ہے اس کا سلسلہ

جو موحد ہے وہ ایسے کام کر سکتا نہیں  
بھول کر ترک رہ اسلام کر سکتا نہیں

<http://mujahid.xtgem.com>

<http://mujahid.xtgem.com>